دم مدار
بیڑا پار
حالات سید بدیع الدین قطب ارشاد پر پہلی
منقوط کتاب
قطب وحدت
مصنف مولانا حافظ سید ازبر علی جعفری المداری
دارالنور مکن پور شریف، ضلع کانپور نگر (یو.پی.) موبائل 9648180965
ناشر ضمیر ساؤنڈ، لائٹ، ٹینٹ، جنرل اسٹور مکن پور شریف

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

یابدیع العجائب

ارحمنی بالخیر

حالات سید بدیع الدین قطب ارشاد پر پہلی

منقوط کتاب

مصنّف

مولانا حافظ سید ازبر علی مداری

مکن پور شریف ضلع کانپور

9648180965

نام کتاب	:	قطب وحدت
مصنف	:	مولانا حافظ سید ازبر علی مداری
پروف ریڈنگ	:	صاحب زادہ سید ظفر مجیب ولی عہد خانقاہ مداریہ
صفحات	:	96
تعداد	:	ایک ہزار
طباعت	:	المدار آفسیٹ، کانپور
ناشر	:	ضمیر لائٹ ساؤنڈ ٹینٹ
سن اشاعت	:	2015
قیمت	:	60/-

کتاب ملنے کے پتے

★ مدار بک ڈپو مکن پور شریف ★ مدار بک سیلر، مکن پور

★ ضمیر جنرل اسٹور، مکن پور ★ تحسین بک سیلر، مکن پور

فہرست

شرف انتساب

بارگاہ
قطب الاقطاب
خواجہ خواجگان
خواجہ سید ارغون
جانشین قطب ارشاد رضی الغفار عنہ
میں
جس نے مجھ جیسے بے نور ذرہ پر
اپنی کرنیں بکھیریں پھر منور کیا

اسیرارغونیت

ازبرارغونی

سعادت مندیاں

خواب والدین کریمین

شرمندۂ تعبیر

میری کاوش پر میرے والدین نے
پذیرائی فرمائی اندھیرے
میں چراغ بنے ، اُجالے میں امید بنے ،
عدیم الفرصتی میں توفیق بنے
مایوسی میں شفیق بنے ان
مبارک ہستیوں پرمیں نثار ۔

از برار غونی

خدا کرے کسی قدرداں کے ہاتھ پڑے

از: عمدۃ المحققین مفکر ملت شہباز مداریت شہزادہ قطب المدار حضرت علامہ مولانا سید منور علی صاحب قبلہ جعفری مداری شیخ الحدیث الجامعۃ العربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف

حمد وستائش بے کراں اس ذات واجب والوجود کے لئے جس نے کھنکتی ہوئی مٹی سے حضرت انسان کو پیدا کیا پھر علم بالقلم فرما کر اس کے سر سے وبال جہالت کو دور فرمایا۔ درود وسلام کی ہزار ہزار ٹہنیاں بارگاہ معلم کائنات میں جس نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم والمسلمۃ فرما کر مقصد امور زندگی سے روشناس کرایا سلام ورحمت ہزار ہزار بار شہنشاہِ ولایت قدوۃ الکاملین فرد الافراد حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار قطب وحدت مدار العالمین میں کہ جس نے حلب کی سرزمین سے اٹھ کر پوری روئے زمین پر حق کا پرچار بلند کیا اسی ذات والا صفات پر لکھنے والوں نے اپنی بساط علمی کے مطابق بہت کچھ لکھا لیکن جو اولیائی تحت قبائی لایعرفھم الا غیری کا مظہر ہو اس کی حیات وصفات قلمبند کرنا کما حقہ ممکن نہیں۔

مبارکباد دیتا ہوں ان تمام صاحبان قلم کو جنہوں نے حضور قطب وحدت کی سیر وسوانح پر بہت خوب خوب لکھا انہیں ارباب قلم میں میرے برادر خورد رئیس القلم مولانا حافظ سید ازبر علی مداری ہیں جنہیں خدا نے لکھنے، بولنے کا

جذبہ بچپن میں ہی عنایت فرما دیا تھا آج وہ اسی صفتسے ہمہ تن موصوف ہیں کاروباری مصروفیات کے بعد بھی لکھنے میں منفرد بالشان، یکتائے زمانہ ہیں۔ غیر منقوط مدارالمہام کے بعد منقوط قطب وحدت اس التزام کے ساتھ لکھی کہ اس پوری کتاب میں کہیں بھی غیر منقوط لفظ نہیں لکھا۔

قارئین حضرات غور کریں ''اور'' ''ہوگا'' ''ہے'' ''کا'' ''کی'' ''کو'' ''کے'' ''ہو'' ''آئے'' ''رہے'' ''کہے'' جیسے باربط الفاظ نہ ہوں تو ان الفاظ کو جملوں میں پروہنا کتنا دشوار کن ہوگا۔ زیر نظر کتاب ''قطب وحدت'' ان تمام خوبیوں سے مرصع ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ الہ العالمین کتاب کو بین المسلمین شہرت عطا فرمائے صاحب کتاب کے ذوق کو سلامت رکھے آگے بھی ان کے قلم سے ان کی زبان سے سلسلہ عالیہ مداریہ کی خدمت ہوتی رہے۔

آمین بجاہ سیدؐ المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

فقط خاکپائے مدار

سید منور علی ارغونی المداری

اظہار خیال

از: شہنشاہِ ترنم پیر طریقت عمدۃ العلماء استاذ الشعراء مصباح مداریت حسان الہند حضرت علامہ مولانا خواجہ سید مصباح المدار صاحب قبلہ جان ولی دامت برکاتہم القدسیہ شیخ الحدیث الجامعۃ العربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف

نحمدهٗ ونصلی علی رسوله الكريم

امابعد:

حیرت سے ولایت خود انگشت بدنداں ہے
آسان نہیں یارو عرفان بدیع الدین

قطب وحدت قطب الارشاد فرد الافراد قطب المدار سرکار سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی مکمل سیرت تصنیف کرنا مشکل کیا ناممکن ہے۔ ۵۹۶ سال کی عمر شریف کے ساتھ ساتھ آپ کی انگنتکر امات اور آپ کے عجائب وغرائب تصنیف کرنا کسی مصنف کے بس کی بات نہیں جس کے قدموں کے نشانات تبلیغ ہدایت کی شاہ راہ بنے ہوئے ہوں اس کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکنات میں سے ہے جن خوش بخت مصنفین نے اس طرف قصد کیا وہ اپنی اپنی بساط کے مطابق چندے آپ کے بارے میں تصنیف کر گئے۔

جناب مولانا حافظ سید ازبر علی صاحب مداری جن کو بچپن ہی سے تقریر وتحریر کا شوق ہے اور اللہ پاک نے ان کی فطرت میں یہ ذوق ودیعت کیا ہے جدو کد، کوشش و کاوش ان کا ذوق ہے اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ عالم کی فراغت کے بعد آپ نے حفظ قرآن کرنے کا قصد کیا اور اس میں کامیابی حاصل کی۔

اس کتاب یعنی ''قطب وحدت'' سے قبل آپ نے ایک کتاب ''مدارالمہام'' تصنیف کی جو صنعت غیر منقوطہ میں ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی بھی حرف ایسا نہیں استعمال کیا گیا جس میں نقطہ ہو یہ کام بھیبڑی محنت کا تھا جس میں انہوں نے کامیابی حاصل کی۔ اور یہ کتاب ''قطب وحدت'' صنعت منقوطہ میں لکھی ہے یعنی اس میں کوئی لفظ غیر منقوطہ استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ ان رعایات کے ساتھ سیرت قطب المدار لکھنے کی جو انہوں نے کوشش کی ہے وہ واقعی قابل ستائش ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ اللہ پاک ان کے ذوق کو قائم رکھے اور ان کی تصنیف سے اہلسنت کو استفادہ کرنے کا موقع عنایت فرمائے، آمین۔

خاکپائے قطب مدار
سید مصباح المراد جان
ولی مداری

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

از پیر طریقت مبلغ مداریت رئیس العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی سید نثار حسین صاحب قبلہ جعفری مداری مکن پور

الحمدللہ عصر حاضر کے اردو ادب میں ایسی کوئی کتاب نہیں جس کے ہر لفظ پر نقطہ کا التزام کیا گیا ہو اس کتاب ''قطب وحدت'' سے پہلے عزیز مؤلف صنعت غیر منقوطہ کا بہترین نمونہ ''مدار المہام'' پیش کر چکے ہیں جس میں کسی حرف ولفظ پر نقطہ نہیں جسے ادبی دنیا میں بہت پسند کیا گیا۔ یہ مؤلف کی دوسری کوشش ہے سیرت سیدنا مدار العالمین سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ پر دوسرا شاہکار ''قطب وحدت'' ہے جس کے ہر لفظ پر نقطہ ہے۔

ماشاء اللہ آپ حقیقی معنیٰ میں رئیس القلم ہیں حافظ کلام الرحمٰن فاضل نوجوان حضرت علامہ سید ازبر علی جعفری مداری کے سبھی مضامین اپنے ادیبانہ انداز میں قابل تعریف ہوتے ہیں جس موضوع پر لکھتے ہیں خوب لکھتے ہیں۔

شعبۂ فصاحت و بلاغت اور فن وتحریر کی دنیا میں اگر کوئی مجدد ہوتا ہے تو پھر میری نظر میں مؤلف موصوف اس کی بھرپور صلاحیت اور حیثیت رکھتے ہیں۔

فقیر مداری سید نثار حسین جعفری ارغونی عفی عنہ نادر مصباحی

خادم اصحاب قلم خانقاہ عالیہ مداریہ دار النور مکن پور شریف، کانپور

چار چاند

شہزادہ بابائے قوم وملت پیر طریقت حکیم ابوالحسان سید محمد شادان شکوہ صاحب مداری

یہ محاورہ اس وقت بولتے ہیں جب کسی اچھی چیز میں اور اچھائی ہو جائے، رئیس القلم حضرت مولانا حافظ سید ازبر علی صاحب شکوہی مداری ان صاحبان قلم میں گنے جاتے ہیں جن کے پاس انداز تحریر منفرد ہے۔ 596 واں عرس مدار العالمین کے عظیم موقع پر مولانا موصوف نے صنعت غیر منقوط پر کتاب ''مدار المہام'' تحریر فرمادی۔ اردو زبان کی خدمت کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ مداریہ کی خدمت کا جو عظیم جذبہ پیش کیا واقعی قابل داد و تحسین ہے کچھ ارباب علم نے صنعت غیر منقوط پر طبع آزمائی کی ہے لیکن میرے علم کے مطابق کسی صاحب قلم کی منقوط کتاب مورث وجود میں نہیں آئی۔ مولانا موصوف نے صنعت غیر منقوط پر سوانح حیات قطب المدار لکھنے کے بعد صنعت منقوط پر سوانح حیات قطب المدار بشکل ''قطب وحدت'' پیش کی واقعی دنیائے زبان وادب میں چار چاند لگا دیئے۔ میں مولانا موصوف سید ازبر علی کے قلمی جذبہ سے بے حد متاثر ہوں۔

مولانا موصوف نے بہت سے موضوعات پر قلم اٹھایا سب میں منفرد بالشان دکھے مولا تعالیٰ کی بارگاہ میں ملتجی ہوں بارالہٰ مولانا موصوف کے اس علمی کارنامہ کا بہترین اجر عطا فرما۔ بارگاہ قطب المدار میں شرف قبولیت عطا فرمائیں۔ بین المسلمین شہرت عطا فرما، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

خاکپائے مدار

سید شادان شکوہ مداری مکن پور شریف

موج خیال

شہنشاہِ خطابت خطیب بارگاہ مداریت عمدۃ الخطباء استاذ العلماء حضرت

علامہ مولانا محمد سعید اختر صاحب قبلہ مداری مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعۃ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف

صلیب و دار سہی دشت و کہسار سہی
جہاں بھی تم نے پکارا ہے جاں نثار چلے
سنی جو بانگ جرس تو بقتل گاہ جفا
کفن بردوش اسیران زلف یار چلے

محبوب کا ذکر محبوب کی فکر پھر محبوب کا قرب ہر عاشق کا مقصد اولین ہے۔ البتہ محبوب کی ایک نگہ التفات کے لئے اور اس کے حریم ناز میں شرف باریابی کے لئے دیوانوں کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے کوئی صحرا و بیاباں میں جا کر کوئی دامن کہسار میں رہ کر تو کوئی گوشہ تنہائی اختیار کر کے اپنے محبوب سے اپنی والہانہ وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ شاید یہی ادا محبوب کو پسند ہوا ایسے دیوانوں کی

بھی کمی نہیں جو کبھی دار و رسن کے پھندے کو چوم کر تو کبھی شمشیر و سنان کے سائے میں اظہار محبت کا انوکھا انداز اپناتے ہیں۔ شاید یہ ادا محبوب کی کشش کا باعث بن جائے۔ یہی حال اصحاب قلم کی طرز تحریر کا ہے۔ ہر صاحب قلم اپنے اپنے ذوق، اپنی اپنی فکر کے مطابق انداز نگارش سے اپنے محبوب کو خراج محبت پیش کرتے ہیں۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں زیرِ نظر تصنیف ''قطب وحدت'' عام تصنیفات کا ایک حصہ نہیں ہے۔

بلکہ ایک الگ انوکھی فکر اور طرز تحریر کا موقع ہے جسے پڑھ کر آپ اس جواں دل کے جنون عشق کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اہل علم کی دنیا میں اس کی بھرپور پذیرائی ہوگی خدائے علیم و خبیر مصنف کی قوت ارادی کو مضبوط سے مضبوط تر فرمائے اور ان کی یہ تصنیف عوام و خواص سب کے لئے استفادہ کا باعث ہو۔

محمد سعید اختر مداری

خادم جامعہ عربیہ مدار العلوم مدینۃ الاولیاء مکن پور شریف

ایک نظر ادھر بھی

یہ ایک حقیقت ہے کہ تصنیف و تالیف کا میدان وسیع ہونے کے باوجود اس میں دوڑنا اور چلنا آسان نہیں ہے تاہم تاریخ اسلام کا تجزیاتی مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مفکرین و مصنفین عالم خصوصاً مصنفین اسلام نے اپنے اسلوب نگارش اور طرز بیان سے چمنستان تاریخ میں وہ مخملی بوٹے اگائے اور کھلائے ہیں جن کو فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے اور وہ رہتی دنیا تک ایک مثال ہیں اور سنگ میل کا کام کرتے رہیں گے شان انبیاء علیہم السلام اور فضائل اولیاء عظام جیسے عنوان پر ایسا نمایاں کام کیا ہے جو جگ ظاہر ہے۔ اور صاحب علم وادب اس کا انکار نہیں کرسکتا ہے اسلاف واخلاف اسی مشن وتحریک کو بام عروج پر پہنچانے کا کام آج بھی سلسلہ وار جاری تاریخ وتذکرہ نویسی کی اسی شاہراہ کے کنارہ سے حافظ وقاری علامہ ومولانا سید ازبر علی جعفری مداری زید عمرہٗ وزید شرفہٗ اپنے لئے ایک نہایت دشوار کن اور کٹھن پگڈنڈی کو چنا جس پر چلنا ناممکن تو نہیں مگر نہایت مشکل ہے۔

مولانا موصوف نے بڑی سوجھ بوجھ اور دیدہ ریزی کے ساتھ کتاب ''قطب وحدت'' تصنیف فرمائی جو مولانا المکرّم کی ذی شعوری اور اعلیٰ فکری کا ایک بہترین نمونہ ہے اس کتاب میں موصوف نے صرف اور صرف ان الفاظ کا

ذخیرہ کیا جومنقوط ہیں اور غیر منقوط سے اجتناب کیا۔اس سے قبل موصوف نے مدارالمہام تحریر کیا تھا جوصرف غیر منقوط حروف سے مرتب تھاامید ہے کہ ''قطب وحدت'' ''مدارامہام'' کی طرح کتاب ''قطب وحدت'' بھی چہاردانگ عالم میں خوب پذیرائی حاصل کرے گی۔ سلسلہ مداریہ اور بانی سلسلہ مداریہ حضور سیدالافراد سید بدیع الدین احمد قطب المدار مدارالعالمین رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کے تعلق سے خامہ فرسائی ویسے بھی بہت مشکل کام ہے اس میں مولانا موصوف کا اس انوکھے ڈھنگ سے کام کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ مولانا حافظ وقاری سید ازبرعلی جعفری مداری کی یہ بلند پایہ خدمت۔انشاءاللہ المولیٰ تعالیٰ ولایت وکرامت کے تذکروں میں مزید رنگ جمال کا باعث بنے گی اور اپنی جداگانہ اسلوب تحریر کی افادیت وتاثیر بھی قائم کرکے باذوق قارئین کومحظوظ کرے گی نیز طالبین حق اوراہل سلاسل کیلئے گراں قدر سرمایہ اور تلقین وہدایت کا سبب ثابت ہوگی۔مولائے کریم کارساز مولانا سید ازبرعلی جعفری مداری کی اس خوبصورت خدمت دین کوقبول فرمائے اوران کے علم وعمل میں برکت عطافرمائے قلم میں اور جولانی عطافرمائے،آمین۔

مولاناسید **ظفر مجیب** مداری
ولی عہد خانقاہ مداریہ مکن پورشریف

دعائیہ کلمات

از: حامی سنت، ماحی بدعت عظیم المرتبت صوفی باصفا حضرت علامہ الحاج
سید عظیم الباقی صاحب قبلہ عظیم جعفری مداری مدظلہ العالی

ڈاکٹر اقبال نے باعث تخلیق عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا تھا۔

آفاقہا گردیدہ ام
مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیز دیگری

صاحب کتاب انہیں کے خانوادۂ عالیہ کے چراغ ہیں اور اپنی تمام صفاتِ ضوفشائیوں کے ساتھ روشن ہیں۔ نور چشم علامہ سید ازبر علی مداری اپنی اس تصنیف کے ذریعہ دنیا کو مقصد تخلیق کی روشنی میں لا کے غفلت کی تیرگی کے حصار سے نکالنا چاہتے ہیں۔ ابھی یہ نوجوان ہیں، بہت کم عمر ہیں اس کے باوجود ہمہ صفت موصوف ہیں۔ انہوں نے بچپن سے مقصد حصول علم کو مدنظر رکھتے ہوئے علم دین حاصل کیا۔ درس نظامیہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حفظ قرآن کیا اور پھر عین مرضیٔ الٰہی کے مطابق

تصرف علم کی عادت بنائی اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا جو قابل صد تحسین ہے۔اس سے قبل موصوف نے ناظرین حضرات کی خدمت میں ''مدارالمہام'' نام کی کتاب پیش کی تھی جس کا ہر حرف ہر لفظ بے نقطہ تھا۔بغیر نقطوں کی کتاب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی اور مراتب کے بیانات سے آراستہ تھی۔

یہ کتاب ''قطب وحدت'' جو آپ حضرات کے زیر نظر ہے، اپنے کمال کی آئینہ دار ہے کہ اس کا کوئی لفظ یا جملہ بغیر نقطہ کا نہیں۔ یہ کمالات شاذ و نادر دیکھنے کو ملتے ہیں۔اس کتاب میں نور چشم علامہ سید ازبر علی جعفری مداری سلمہ' نے سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدارالعالمین رضی اللہ عنہ کے خاص منصب و مراتب حقیقت کے آئینے میں پیش کئے ہیں۔ جو صرف حضرت مدارالعالمین رضی اللہ کے شایان شان ہے۔

میرے مالک پنجتن پاک کے صدقے میں علامہ سید ازبر علی مداری کو طویل عمر عطا فرما اور ان کے قلم میں تاثیر اصلاح فرما آمین ثم آمین۔

دعاگو

عظیم مداری

قطب وحدت

پہلا صفحہ

حالات حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب قطب الارشاد پر ارباب قلم نے بہت کچھ قلم بند کیا شاید میرے پردہ ذہن پر تمام واقعات حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد بوقت قلم کشای میں نہ آئیں یا تمام واقعات، تمام حالات میری نظر نوار یا میرا فیصلہ ارجمندی تقدیر نہ بنے میں نے بمطابق معلومات تمام واقعات صفحہ قرطاس پر بکھیرے ہیں جو زینت قرطاس ہیں باعث ذریعہ نجات ہیں۔ ارباب حق خوب جانتے ہیں حالات فرد الافراد قطب الارشاد حضرت سیدنا سید بدیع الدین پر خامہ فرسائی آسان نہیں بڑے برے عارفانِ حق نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں۔

تو مجھ جیسے بے بضاعت نافہم میں جرأت کیسے پیدا ہوتی بس ایک آرزو سمیٹے صف خدام میں شامل ہیں۔ میرے جیسوں پر بھی آقا تیری بے پناہ شفقت کاش! ضیائے آفتاب ولایت میرا بھی نصیبہ چمکائے۔

سبب تصنیف

ماضی قریب میں بموقعہ سترہویں شریف یعنی سن تیرہ میں حالات بدیع الدین پرایک غیر منقوط کتاب مثال جوئے شیر بنی ارباب قلم نے خوب خوب پذیرائی فرمائی پردہ ذہن پر پیدا شدہ اشتیاق نے زور بھرا قلم پکڑو حالات بدیع الدین قطب ارشاد پر منقوط کتاب صفحہ قرطاس پر بکھیرو جوسامان بخشش ذریعہ نجات بنے مثل غیر منقوط منقوط کتاب بھی لکھنا دشوار تھا میں تلاش منزل میں تھا مشکلات میں ڈوبے پہاڑ نمودار تھے۔

کبھی کبھی ایسی مشکلات سامنے آئیں جو برائے قوت حافظہ برائے تقویت دماغ مضر ثابت ہوئیں میں حیران پریشان مستغرق نسیان بارگاہ قطب الارشاد میں پہونچا جالیاں تھام لیں عریضہ پیش کیا حضور قطب وحدت سلطان التارکین شہکار تقویٰ منقوط حالات قلم بند کرنا چاہتا مشغلہ بے بضاعت نہیں۔ تمہاری پوری توجہ مرکوز ہونی چاہئے۔ حضور محترم تائید فرمائیں میں بعید از قیاس مشغلہ اپنانے چلا میں تمہارا مرہون منت میری تائید فرمائیں ورنہ قلم بالائے طاق۔ میرا خدا شاہد بارگاہ قطب الارشاد پر عریضہ پیش کیا پھر واپس اپنے مکان پر آیا قلم اٹھایا لکھنا

شروع کیا پھر کیا تھا تائید سید بدیع الدین نے بھرپور رہنمائی فرمائی۔تمام مشکلات خود بخود ختم ہوتی چلی گئیں۔ایسے ایسے الفاظ ذہن میں نمودار ہوتے تھے جو میں نے پہلے نہ پڑھے تھے نہ فہم میں تھے۔کتاب میں غرابت یا، دشوار الفاظ لکھنا پسند نہیں کیا۔منشائے ایزدی بشکل عطیہ قطب ارشاد فخر زندگی بنا قلم سنبھالا کاوش جلیلہ میں جٹ گیا رات رات نہ سمجھی دن دن نہ جانا حالات بدیع الدین پر منقوط لکھنا مشغلہ لیل ونہار بنا ویسے تو بڑے بڑے عارفان حق عارفان صداقت نے بارگاہ قطب الارشاد میں خراج عقیدت پیش کرنا باعث فخر سمجھا ذریعہ نجات سمجھا جس بارگاہ میں عارفان حقیقت محبان صداقت خاموشی اپنائیں مجسمہ خاموشی بنیں تو بارگاہ قطب الارشاد میں خراج عقیدت پیش کرنا! مجھ جیسے بے بضاعت میں اتنی ہمت نہیں اچھے اچھے ارباب قلم صف خدام میں دست بستہ اقامت پذیر ہیں جو صف خدام مین جگہ چاہتے ہیں رب تبارک وتعالیٰ مجھ پر تمام ارباب فکر پر ارباب قلم پر اپنا خصوصی فضل فرمائے میری چھوٹی کوشش بارگاہ قطب ارشاد میں بڑا مقام پائے آمین۔بجاہ سید المرسلین۔میں نے لکھنے میں کہیں کوتاہی برتی یا کچھ غلط تحریر کیا تمام ہوشمند قارئین مجھے باخبر کریں۔

خدا جزا عنایت فرمائے آمین

فقط خاکپائے قطب ارشاد

ازبرار غوثی بدیعی

27-11-14

کاش تمنائیں برآئیں

جب میں مدینۃ الاولیاء میں پڑھتا تھا تب تصوف میں تذکرۃ الاولیاء میں تمام کتابیں موجود تھیں اب بھی ہیں، لیکن حالات سید بدیع الدین قطب وحدت پرمبنی چند کتابیں جوصرف مکن پور شریف میں بموقعہ سترہویں شریف، یا میلہ بسنت پنچمی میں ملتی تھیں باقی دنوں میں نادر تھیں نایاب تھیں۔ چند کتابیں جیسے تذکرۃ المتقین، اخبارالاخیار، بحر ذخار، بحرالمعانی، لطائف اشرفی، لطائف قدسی، انیس الابرار، سلسلۃ الذہب وغیرہ وغیرہ مارکیٹ میں بآسانی نہیں ملتی ہیں ان میں کچھ تو عربی زبان میں ہیں کچھ فارسی زبان میں کچھ بازار میں کچھ لائبریریوں میں۔ کتابوں میں حالات اولیاء ہند، بیرون ہند موجود ہیں لیکن حالات قطب ارشاد نہیں ملتے ایسا فقدان دیکھا تو ضرورت سمجھی کتابیں چھاپی جائیں فرزندان مداریت فرزندان ولایت اکتساب فیض کرتے رہیں لیکن تمنا طشت ازبام نہ تھی ہنوز آج بھی فقدان موجود۔

وقت گذرا حالات بدلے چند کتابیں حالات قطب وحدت پرمبنی صرف مکن پور شریف میں دوکانوں پر ملتی ہیں بموقعہ سترہویں شریف، میلہ بسنت پنچمی میں سیکڑوں کتابیں دستیاب ہوتی ہیں ارباب قلم کتابوں میں اب دلچسپی رکھتے ہیں لکھنے میں سبقت کرتے ہیں کبھی فروخت کرتے ہیں کبھی تقسیم کرتے ہیں۔ میری تمنا منفرد انداز میں تھی ایک ایسی کتاب قلم بند کریں جو منفر مقام پائے آج باحسان خداوند تعالیٰ میری پہلی کتاب غیر منقوط یہ کتاب منقوط طرز پرمبنی خداوند تعالیٰ میرا تیسرا ایڈیشن ناڈلانہ طرز پر دست ارباب

مداریت میں مثل چراغ بنے کاش یہ تمنا تمام ارباب قلم باذوق مضمون نگاروں میں بھی جاگ جائے۔ مداریت پرخوب خوب قلم بند مضامین معرِض وجود میں آئیں جوار باب فکر پر مثل بارش برسے اشخاص افراد استفادہ کریں۔

احادیث نبویہ میں فضائل سید بدیع الدین بشارت

ولادت سید بدیع الدین قطب وحدت

قال النبی علیہ الصلوۃ والتسلیم ان اغبط اولیای عندی لمومن خفیف الحاذ ذوحظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ. (تین الفاظ بعد[1])

کان غامضاً فی الناس لایشار الیہ بالاصبع کان رزقہ کفافاً فصبر (ایک لفظ بعد[2]) ثم نقد بیدہ فقال عجلت منیتہ قلت بواکیہ وقل تراثہ (مشکوۃ المصابیح باب الرقاق صفحہ چار سیکڑا بیالیس)

ترجمہ:۔ بیشک میرے اولیاء میں میرے نزدیک زیادہ افضل ترین قابل رشک باعث فخر ضرور ایک خفیف الحاذ مومن جو بڑا نمازی بڑا عبادت گذار گوشہ نشین عبادت گذار انسانوں میں ایسا ''مستور'' سمت خفیف الحاذ اشارہ بالاصابع نہیں کیا جاسکتا تھوڑے رزق پر مکتفی تھوڑے پر صابر پھر آپ نے انگلی پر انگلی چمٹائی ارشاد فرمایا خفیف الحاذ میں خواہشات نفسانیہ نہیں پائی جاسکتی ہیں۔ نہ نوحہ خوانان خفیف الحاذ نہ ترکہ نہ ورثہ نہ بیوی نہ بچے کچھ بھی نہیں۔

قال النبی علیہ الصلوۃ والتسلیم ان اغبط الناس عندی مومن

[1] اطاعہ فی السر [2] علیٰ

خفيف الحاذ ذوحظ من الصلوة غامض فی ا لناس (ایک لفظ بعد[۳]) يوبه به كان رزقه كفافا وصبر عليه عجلت منيته وقل تراثه وقلت بواكيه ابن ماجه.

میر نزدیک انسانوں میں زیادہ قابل رشک مومن خفیف الحاذ بڑا نمازی انسانوں میں پوشیدہ مستور، رزق خفیف الحاذ بقدر زندگی، (نصیب میں) اتنے پر صاحب خواہشات خفیف الحاذ جلد فنا نہ میراث زیادہ نہ بیوی نہ بچے پاسکتا۔

فضیلت بدیع الدین فی الحدیث

قال النبی علیه الصلوة سیرو(ا) سبق المفردون
دیکھو مجرد اشخاص تم پر سبقت رکھتے ہیں

قال النبی علیه الصلوة عیه التسلیمات خیر الناس فی آخر الزماں خفیف الحاذ آخر زمانہ میں بہتر از بہتر خفیف الحاذ صحابہ ذی شان نے پوچھا یا نبی برحق خفیف الحاذ کیا نبی نے ارشاد فرمایا ایسا شخص جو نہ بیوی رکھتا نہ بچے یہ حدیث سیدنا داتا گنج بخش ہجویری نے کشف المحجوب میں نقل فرمائی شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین رضی الغفار عنہ نے عوارف المعارف میں یوں نقل فرمایا۔

نبی برحق نے ارشاد فرمایا بعد قرنوں میں تمہارے درمیان بہتر از بہتر خفیف الحاذ است صحابہ نے عرض کیا یا نبی برحق خفیف الحاذ کیا چیز؟ ایسا شخص جو نہ صاحب عیال نہ صاحب اہلیہ عن سعید ابن المسیب سعید بن میسّبؓ نے بیان کیا دربار نبی علیہ الصلوۃ میں پوچھا گیا یا نبی برحق خیر الناس کون بشر؟ نبی پاک علیہ الصلوۃ والتسلیمات نے فرمایا جو بہ حساب زندگی زیادہ بہ حساب نیکی زیادہ۔ نبی

برحق نے فرمایا۔

قال النبیؐ علیہ التحیۃ علیہ الثناء من عاش مداریا مات شہیدا

مداریت پر مرنا موت شہادت

مرتبہ سید بدیع الدین اقلیم ولایت میں

شہنشاہ ولایت مقیم مقام صمدیت قطب وحدت قطب الاقطاب، قطب الارشاد فرد الافراد حضرت سید بدیع الدین مقام محبوبیت پر فائز تھے۔ بڑے بڑے صوفیا اجلہ اولیاء ان مقامات جلیلہ پر نہ پہونچ پائے سید بدیع الدین حلبی نے دریائے انتہائے ولایت عبور کیا مقام عبدیت مقام محبوبیت تک پہنچے۔ تمام عارفان حق نے اپنی اپنی کتابوں میں مرتبہ قطب الاقطاب تحریر فرمایا جسے اخبار الاخیار میں عبدالحق محدث نے تحریر فرمایا:

> ''حضرت سید بدیع الدین مقام صمدیت پر فائز
> تھے چہرہ منورہ پر سات سات نقابیں پڑی تھیں
> احیاناً کبھی ایک نقاب پلٹے تو مخلوق خدا سجدہ میں
> چلی جاتی تھی''۔

بحرالمعانی میں میر سید جعفر لکھتے ہیں از عرش تا تحت الثریٰ قطب ارشاد تصرف کرتا خلاصہ لطائف اشرفی۔ لطائف اشرفی میں حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رضی الغفار عنہ تحریر فرماتے ہیں قبل از نبوت نبی برحق مرتبہ قطب ارشاد پر تھے۔

خاص خاص نکات

پیدائش	یا بدیع الدین حلبی (۲۴۲)
زندگی	معجزہ رہبر دین (۵۹۶)
وفات	ساکن بہشت (۸۳۸)
نسب	فاطمی سید
خاندانی شجرہ	حسینی
ننہالی شجرہ	حسنی
مراتب	قطبیت کبریٰ، فردانیت، محبوبیت
مقام	صمدیت
تعلیم	چاروں آسمانی کتابیں حفظ تھیں، محدث تھے، مفسر تھے، فقیہ تھے ، سیمیا، ہیمیا، کیمیا، ریمیا پر بھی دسترس تھی
سفر	تقریباً پوری دنیا میں سیاحت فرمائی
تقریب بسملہ شریف	چار برس چار مہینے چار دن میں
خورد و نوش	چالیس برس تک بقیہ تمام زندگی روزے میں گذاری
مذہباً	حنفی
مشرباً	اویسی
طریقتاً	طیفوری
وطناً	حلبی، شامی
القاب	فرد الافراد، شمس الافلاک، شہنشاہ اولیاء کبار، زندان الصوف، زندہ شاہ قطب الاقطاب قطب الارشاد وغیرہ وغیرہ

خاندانی شجرہ

حضرت سید بدیع الدین قطب ارشاد بن سید قدوۃ الدین بن سید ظہیر الدین بن سید اسمعیل ثانی بن سید مکتوم[1] بن اسمعیل بن سید جعفر صادق بن سید باقر بن سید زین العابدین بن سید حسین پاک شہید کربلا بن سید شیر خدا مشکل کشا رضی الغفار عنہم اجمعین۔

ننہالی شجرہ

سیدہ بی بی ہاجرہ عرف فاطمہ ثانیہ بنت سید[2] تبریزی بن سید زاہد بن سید عابد بن سید بن سید ابو یوسف بن سید القاسم نفس ذکیہ بن سید حسن مثنیٰ بن سید حسن پاک مجتبیٰ بن امیر المومنین مرتضیٰ رضی الغفار عنہم اجمعین۔

ننانوے نام

نام خدا ننانوے نام مصطفیٰ ننانوے، نام بدیع الدین بھی ننانوے لیکن یہاں چند منقوط نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

بدیع الدین، کریم الدین، نور الدین، عین الدین، قوام الدین، رواج الدین، رحیم الدین، مجید الدین، رفیع الدین، ارتقاء الدین، شامل الدین، حمید الدین، خیر الدین، فضل الدین، فاتح الدین، مفتح الدین، مرشد الدین، توفیق الدین، زبدۃ الدین، تشریف الدین، غیاث الدین، ظاہر الدین، مظہر الدین، نصیر الدین، متعالی الدین، اشارۃ الدین، حکیم الدین، خادم الدین، نجم الدین، سراج الدین، منیر الدین، شمس الدین، نافع الدین، صادق الدین، صدیق الدین، مصدق الدین، مقام الدین، ضیاء الدین

[1] حضرت سید محمد کا لقب [2] عبداللہ

سلطان، تقویم الدین، فضل الدین، حافظ الدین، شاغل الدین، ناصرۃ الدین، قدوۃ الدین، نصرت الدین، نظام الدین، شفاء الدین، لقاء الدین، جلال الدین، جمال الدین، حجۃ الدین، شہاب الدین، شاہد الدین، ثابت الدین، احیاء الدین، سعید الدین، رکن الدین، معین الدین، لطیف الدین، رفیق الدین، شفیق الدین، خیر الدین۔

خلفاء ذیشان

حضرت خواجہ سید ارغون، حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور، حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور سجادگان، حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی، سید بادیا پہ میر سید رکن الدین حسن عرب، میر سید شمس الدین حسن عرب قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش قاضی قلہ شیری، مولانا الیاس، شیخ فولاد، ابن مسروق، اجمل بہرائچی، حضرت شیخ شاہ قطب، شیخ شاہ ظفر، خواجہ سید حسن، خواجہ ابونصر، خواجہ معروف، خواجہ اسمٰعیل، شیخ ابوسعید، قاضی نورالدین، عبداللطیف، شیخ فریدالدین شاہ، شیخ عبدالقادر تاشقندی، شمس الدین، مخدوم شاہ مینا لکھنوی، حضرت عبدالغنی کھمبات، شیخ زاہد بن خالد، حضرت پیر بابا بخاری، پیر سلطان سخی، حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوری، حضرت شاہ عبدالعزیز تاشقندلی، حضرت عبدالقادر ضمیری سنگلدیپی، حضرت جلال الدین بخاری عرف شاہ دانا بریلی، حضرت شیخ بھیکا قنوج وغیرہ وغیرہ۔

بیعت، خلافت

حضور سیدی قطب الارشاد بدیع الدین فردالافراد نے نو طریقوں میں جام فیضان نبی برحق پیا پھر بھی تشنگی نہ بجھی تو نبی برحق نے براہ راست اویسیت میں بیعت فرمالیا۔

سلطان، تقویم الدین، فضل الدین، حافظ الدین، شاغل الدین، ناصرۃ الدین، قدوۃ الدین، نصرت الدین، نظام الدین، شفاء الدین، لقاء الدین، جلال الدین، جمال الدین، حجۃ الدین، شہاب الدین، شاہد الدین، ثابت الدین، احیاء الدین، سعید الدین، رکن الدین، معین الدین، لطیف الدین، رفیق الدین، شفیق الدین، خیر الدین۔

خلفاءِ ذیشان

حضرت خواجہ سید ارغون، حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور، حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور سجادگان، حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی، سید بادیاپہ میر سید رکن الدین حسن عرب، میر سید شمس الدین حسن عرب قاضی شہاب الدین پرکالہ آتش قاضی قلہ شیری، مولانا الیاس، شیخ فولاد، ابن مسروق، اجمل بہرائچی، حضرت شیخ شاہ قطب، شیخ شاہ ظفر، خواجہ سید حسن، خواجہ ابونصر، خواجہ معروف، خواجہ اسمعیل، شیخ ابوسعید، قاضی نورالدین، عبداللطیف، شیخ فریدالدین شاہ، شیخ عبدالقادر تاشقندی، شمس الدین، مخدوم شاہ مینا لکھنوی، حضرت عبدالغنی کھمبات، شیخ زاہد بن خالد، حضرت پیر بابا بخاری، پیر سلطان سخی، حضرت سلطان ابراہیم شرقی جونپوری، حضرت شاہ عبدالعزیز تاشقندلی، حضرت عبدالقادر ضمیری سنگلدیپی، حضرت جلال الدین بخاری عرف شاہ دانا بریلی، حضرت شیخ بھیکا قنوج وغیرہ وغیرہ۔

بیعت، خلافت

حضور سیدی قطب الارشاد بدیع الدین فردالافراد نے نو طریقوں میں جام فیضان نبی برحق پیا پھر بھی تشنگی نہ بجھی تو نبی برحق نے براہ راست اویسیت میں بیعت فرمالیا۔

چند رشدی شجرات، شجرہ جعفریہ

حضرت سیدی بدیع الدین قطب ارشاد حضرت قاضی سید قدوۃ الدین حلبی حضرت سیدی شیخ نجفی حضرت طیفور پھر ایک نام غیر[1] منقوط پھر شیخ ابوالقاسم حضرت سید رضا حضرت سید کاظم حضرت سید جعفر صادق حضرت سید باقر حضرت سید زین العابدین حضرت سید حسین پاک حضرت سید مرتضیٰ فاتح خیبر رضوان الغفار تعالیٰ علیہم اجمعین۔

جعفریہ صدیقیہ

حضرت سید بدیع الدین حضرت قاضی سید قدوۃ الدین حضرت سیدی شیخ نجفی حضرت طیفور پھر ایک نام[2] غیر منقوط پھر شیخ ابوالقاسم حضرت سید رضا حضرت سید کاظم حضرت سید جعفر صادق حضرت سیدنا قاسم نبیرہ سید صدیق اکبر حضرت سیدنا سلمان فارسی حضرت سید ابوبکر صدیق حضرت نبی برحق رحمت کائنات علیہ الصلوٰۃ علیہ التسلیمات۔

شجرۂ صدیقیہ

حضرت سیدنا بدیع الدین حضرت سیدی سلطان الاولیاء بایزید پاک بسطامی حضرت سیدنا جعفر صادق حضرت سیدنا قاسم حضرت سیدنا سلمان فارسی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق حضرت سیدنا رحمت کائنات علیہ التحیہ علیہ الصلوٰۃ۔

شجرۂ طیفوریہ

حضرت سید بدیع الدین قطب الاقطاب حضرت سیدنا بایزید بسطامی

[1] محمود مکی [2] محمود مکی

حضرت سیدنا حبیب عجمی حضرت سیدنا حسن بصریؒ حضرت سیدنا مرتضیٰ مشکل کشا حضرت سیدنا نبی برحق علیہ التحیۃ علیہ الثنا۔

شجرۂ صدیقیہ

حضرت سیدنا سید بدیع الدین حضرت سیدنا سلطان الاولیاء بایزید پاک بسطامی حضرت سیدنا جعفر صادق حضرت سیدنا قاسم حضرت سیدنا سلمان فارسی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق حضرت سیدنا رحمت کائنات علیہ الصلوٰۃ علیہ التسلیمات۔

خاندانی حالات

حضرت قاضی سید قدوۃ الدین حلبی شامی رضی الغفار عنہ چراغ فاطمہ الزہرا۔ بہار گلشن مرتضیٰ لخت جگر مصطفیٰ آپ فاطمی سید ہیں۔ آپ نے شرافت، کرامت، سخاوت، تقویٰ وطہارت وراثت میں پائی تھیں۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے مجسمہ للّٰہیت تھے پیکر خلوص تھے۔ کریم الخلق تھے۔ ولادت مبارکہ سترہ رجب المرجب بروز جمعرات تین سینکڑا ہجری میں اکیاسی باقی تھے میں خاندان رسالت مآب علیہا الصلوٰۃ علیہ التسلیمات میں جلوہ نمائی فرمائی۔ **شان امتیازی** آپ نے مدینہ منورہ میں آنکھیں کھولیں وہیں پروان چڑھے بڑے بڑے فضلائے مدینہ استادان قاضی قدوۃ الدین تھے۔ زمانہ قاضی قدوۃ الدین میں بڑے بڑے فضلا موجود تھے یہی فضلائے مدینہ استادان قاضی قدوۃ الدین تھے۔ انہیں متبحر جلیل القدر فضلا میں قاضی سید قدوۃ الدین نے جلالت شان پائی تھی۔ سبھی فضلا میں امتیازی شان منفرد پہچان رکھتے تھے۔ آپ شان

مشکلا بدرجہ اتم رکھتے تھے۔ عرفان حق ،حکمت ، دانائی روایت ، درایت باطنی تعلیم بھی بدرجہ مستحکم رکھتے تھے۔ فہم ،فراست ،عبقری صلاحیت وراثت میں پائی تھی شہرت تامہ ایک ایک شہر میں تھی۔ جب کائنات میں ڈنکا بجا تو اہلیان شام بالخصوص اہلیان حلب نے شہرہ قاضی سید قدوۃ الدین سنا تو سب نے خدمت اقدس میں باریابی پائی تو بعد طلب اجازت عرض گذاری پائی سعادت تامہ پیش کیا۔ ''لخت جگر ساقی کوثر''۔ باشندگان حلب تشنہ لب ہیں انہیں جام معرفت پلا دیجئے۔ باشندگان حلب بالخصوص متلاشی ، دانائی ، بینائی حکمت ،فہم ،فراست ہیں آپ میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ جامع کمالات ہیں آپ حلب میں قدم رنجہ فرمائیں تشریف لائیں مسلمان حلب ملتجی ہیں۔ حضرت قاضی سید قدوۃ الدین نشانہ استبداد خوارج تھے قاضی صاحب نے التجائے اہلیان حلب پر دھیان دیا۔ آپ نے جوش محبت میں اہلیان حلب پر نگاہ شفقت فرمائی آپ نے پہلے پڑھا تھا محدثین نے بتایا تھا حدیث پاک میں آیا حتی استقر بالشام پر نگاہ ولایت مرکوز تھی۔ مفہوم حدیث شریف میں نے خواب میں روشن ضیابار ستون نور دیکھے میرے سرہانے ایک چشمہ نور پھٹا جس نے شام میں استقرار پایا۔ آفتاب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والتسلیمات بھی نور مجسم ہیں نسل مصطفیٰ بھی سراپا نور مجسم۔ یہی نوری ستون نسل قدوۃ الدین میں بشکل بدیع الدین چمکا **''دعوت حلب''**۔ روایت بیان کرتے ہیں عباسی خلیفہ جعفر نے اپنے زمانہ حکومت میں جب شہرہ قاضی قدوۃ الدین سنا تو باعاجزی تمام بلاد حلب میں منصب قاضی القضاۃ چیف جسٹس پر متمکن کیا منصب قضا پر فائز کیا بسبب منصب قضا قاضی قدوۃ الدین مشہور زمانہ ہیں۔ پھر مستقل قیام پذیری حلب آپ حلبی بھی ہیں۔

اہلیان حلب باشندگان قصبہ چنار بہت زیادہ توقیر کرتے تھے تعظیم کرتے تھے۔ آپ دانائی میں فہم میں فراست میں یکتائے زمانہ تھے ممتاز زمانہ تھے۔ پھر بوجہ نور مصطفیٰ لخت جگر مصطفیٰ دلبند فاطمہ پوری دنیا میں اپنا مقام آپ رکھتے تھے۔ آپ اخلاق کریمانہ رکھتے تھے آپ پیکر جود پیکر سخا پیکر طہارت تھے آپ قائم اللیل تھے۔**زوجہ محترمہ** عقد مسنونہ بھی خاندان مصطفیٰ میں کیا چنانچہ دختر شہزادہ مصطفیٰ حضرت سیدنا سید تبریزی صاحب رضی الغفار عنہ شریک حیات بنی آپ سیدہ عاطفہ، عاکفہ، عفیفہ، مثل خاتون جنت، تشکیل زینب تصویر سیدہ سکینہ پرتو نور حسن حسنی سیدہ تھیں عبادت میں مثال نہیں ریاضت میں مثال نہیں تلاوت میں مثال نہیں ایک رات میں دو رکعت نماز پڑھتی تھیں جس میں پورا قرآن ختم کرنا امتیازی خصوصیت تھی۔ دن میں اکثر روزہ رکھتی تھیں شوہر محترم چیف جسٹس ضرور تھے لیکن فاقہ کشی میں ثروت زندگی بھی جو وراثت فاطمہ تھی۔ خاندان نبوت میں پروان چڑھیں تو اجزائے تراکیب مصطفیٰ کیوں نہ شامل حیات بنیں خدا جسے نوازنا چاہتا تو حقانیت ان پر عیاں فرماتا انہیں میں یہ خاتون نیک سیرت نیک خصلت پاکدامن عفیفہ سیدہ تھیں بارش خداوندی ان پر اتنی برسی آغوش فاطمہ ثانیہ میں چار لیاقت مند سعید ازلی بیٹوں نے آنکھیں کھولیں چاروں صاحبزادگان نیک بخت شرف خلقت ولایت ہیں۔

صاحبزادگان

(۱) حضرت سید مقصود الدین (۲) حضرت سید مطلوب الدین (۳) حضرت سید نظام الدین۔ (۴) حضرت سید بدیع الدین رضوان الغفار عنہم اجمعین۔

مختصر تعارف

حضرت سید مقصود الدین بڑے صاحبزادہ ہیں جو پوری زندگی قدم مصطفیٰ پر چلے مشیت خداوندی رضائے رب تعالیٰ پر زندگی بسر فرمادی توکل توشہ آخرت بنا اشک خوف خدا نور رخ زیبا بنا بوجہ زہد، تقویٰ پرہیزگاری مشائخ عرب میں جلیل القدر باعظمت مقام رکھتے تھے صوفیائے ملت میں اپنی مثال اپنی شان آپ تھے آپ بے نظیر بے مثال یکتائے زمانہ تھے بسبب مدارج کمالات، آپ بہ ملقب لقب بدر الدین تھے بانسٹھ برس تک عبادت خداوندی میں رات دن گذارے تقریباً اَٹہتر برس میں ذائقہ موت چکھا۔

حضرت سید مطلوب الدین

حضرت سیدنا سید مطلوب الدین منجھلے صاحبزادے نہایت منکسر المزاج عابد، زاہد، متقی پرہیزگار، قانع، صابر، عاکف، ساجد، شاکر، سخی، سعید ازلی غرض تمام خوبیاں تمام اوصاف ان میں جمع تھے تمام القابات سعیدہ ان پر چسپاں تھے ہمیشہ تسبیح میں، تحلیل میں، عبادت میں ریاضت میں زندگی بسر فرمادی ایک شب میں ایک ہزار رکعت نوافل پڑھتے تھے حلقہ ذکر میں یا سبوح یا قدوس میں ہمیشہ مشغولیت فرماتے تھے۔ بصدقہ عبادت خداوندی جن، انس، جاندار، اشجار، مسخر بنے مزار پرانوار مسجد خلیل الرحمان شام میں محبط انوار مرجع خلائق بنی۔

حضرت نظام الدین

تیسرے صاحبزادے حضرت خواجہ سید نظام الدین ہیں حیات مبارکہ تیس

برس تھی مختصر حیات طیبہ میں صرف بارہ برس تحصیل فکر تحصیل فن تحصیل فن افہام میں تفہیم بسر فرمادی۔ بقیہ انفاس مبارکہ ذکر حق میں تمام فرمائے آپ روز ایک نئے کوزے میں پانی بھرتے پانی میں پھونک مارتے نوش فرمالیتے آپ غذا میں چار چھوارے روز استعمال فرماتے تھے تمام زندگی صرف ایک کوزہ پانی چار چھواروں پر گذارری۔ پوری رات نوافل میں گذارتے ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔آپ بملقب لقب خواجہ بکتاش ہیں مرقد پرانوار خاص قسطنطنیہ میں ہیں۔ پورا خاندان جامع اوصاف جامع کمالات نبویہ پر مشتمل سعادت مندیاں پورے خاندان میں پائی جاتی تھیں کیوں نہ پائی جائیں یہی خاندان برائے کائنات حیثیت سنگ میل رکھتا۔

حضرت سید بدیع الدین

چوتھے بیٹے حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد ہیں فرد الافراد نافع العباد مرجع الاوتاد دافع الفساد سید الاسیاد ہیں۔ تاجدار کشور ولایت ہیں فصل بہار گلشن کرامت ہیں نجبا، نقبا، اوتاد، ابدال، سب مطیع سب فرمانبردار ہیں آپ ایک منفرد ذات عبقری شخصیت، نعمت بے بہا قطب وحدت ہیں خداوند قدوس نے ذات بدیع الدین پر بقائے کائنات مسخر فرمادی موقوف فرمادی جب تک ذات اقدس قطب الاقطاب لذت موت نہ چکھے تب تک قیامت برپا نہیں ہوسکتی اقلیم ولایت میں بحیثیت تاجدار بلند مقام رکھتے ہیں شان عظیم رکھتے ہیں۔

قیامت نما منظر

قبل از ولادت قطب الارشاد پوری دنیا میں زلزلہ بارش طوفان پتھر برسنا نزول مصائب زمینی آسمانی مصیبتیں گویا پوری دنیا پر قیامت صغریٰ برپا تھی قبل از

ولادت قطب وحدت برسہا برس پہلے پانی نہیں برسا قحط پڑ گیا نقشہ دنیا بدل گیا فصلیں ختم ہو گئیں جانور، چرند، پرند، انسان لقمہ اجل بنتے جاتے تھے اناج، چاول، گیہوں، جو، چنا، سبزیاں پانی وغیرہ تمام غذائیں ختم ہو چکی تھیں۔ انسان، جانور، مویشی وغیرہ سب العطش العطش چلاتے تھے سلطانی عمارتیں خاک نشین ہو چکی تھیں ایوان شاہی زمین بوس تھا۔ نقشہ دنیا پلٹا مغرور شخصیات اوندھے منہ تھیں تین سیکڑے برس ہجری میں انسٹھ برس باقی تھے اتنی ہجری عراق میں زبردست طوفان آیا اتنا زبردست آتشی طوفان تھا از پیش طوفان آتشی پورا شہر خاک تھا۔ یکے بعد دیگرے نار تمام شہروں میں پہنچی تو شہر جلے، جلتے جلتے نشان تک نہ بچا۔ شہر بہ شہر جھونکے پہنچے راستے تک خاکستر تھے جب ہمدان میں یہ جھونکے پہنچے تو پورا ہمدان جل گیا تقریباً بانسٹھ دن تک شعلہ فشاں جھونکے چلے ان شعلہ فشاں جھونکوں نے ہزار ہا ہزار انسانوں میں آتش فشاں منظر برپا کیا ایک ایک انسان لقمہ اجل بنا عسقلان بھی پورا جل گیا ایک شہر میں آواز موت چیخ ہلاکت پھوٹ پڑی جس نے تمام انسانوں میں لرزہ پیدا کیا ہزاروں افراد لقمہ اجل بنے۔

عراق میں مانند بیضہ برف برسا جس نے شہر میں تباہی مچادی کہیں کہیں یہ شہر اجڑ گیا کہیں کہیں نشان تک نہ بچا طوفانی طاقت زور بارش نے راستوں میں نشیب فراز پیدا کیا ہزاروں مکان بربادیوں پر پہنچے ہزاروں جانیں تلف ختم تھیں چار سمت یلغار موت نظر آتی تھیں۔ ہزاروں جانیں زمین میں دھنس چکی تھیں۔ دیگر شہروں میں زبردست طوفان آیا۔ انطاکیہ، دمشق فارس وغیرہ طوفانی زد میں تھے وجود ختم ہو چکا تھا دیکھنے میں ایسے تھے جیسے کبھی پہلے یہ شہر آباد نہیں تھے تمام پہاڑ زمین بوس تھے بڑے بڑے پتھر پاش پاش تھے۔ اتنے اتنے بڑے پتھر

برسے جو وزن میں تقریباً چار چار سیر تھے سب ذروں میں منقسم تھے قبل از ولادت حضور قطب ارشاد پوری دنیا میں طوفان آیا تھا پوری دنیا متاثر تھی مبتلائے مصائب تھی چار دانگ کائنات میں مصیبتیں تکلیفیں تھیں لیکن جب وقت ولادت حضور سیدنا بدیع الدین آیا تو مصیبتیں کافور تھیں۔

زمانہ قرب ولادت

زمانہ قرب ولادت قطب الارشاد پوری کائنات میں خوشیاں تھیں، مسرتیں تھیں شادمانیاں تھیں، برسوں پہلے متمنی مسرت جو زمانہ تھا آج مسرتوں میں ڈوبا تھا بہاریں جھولا جھولتی تھیں نغمہ مسرت گایا گیا نور اترا زمین کہکشاں بنی کانٹے پھول بنے قلوب جاگیر مصطفیٰ بنے۔ آبشار جھڑے ستارے چمکے چاند چمکا چاندنی چھٹکی مہینے رمضان المبارک آیا تو شیطان زنجیروں میں جکڑا گیا ایک ایک سمت پر فرشتے اترے مردان خدا روزہ رکھتے نمازیں پڑھتے تلاوت قرآن کرتے صدقہ خیرات کرتے حسب حیثیت زکوٰۃ دیتے۔ خاندان قاضی سید قدوۃ الدین یکتائے روزگار شان رکھتے تھے صرف رمضان المبارک میں عجیب، عجیب واقعات نظر آتے تھے توشۂ آخرت، سامان بخشش، ذریعہ نجات خاندانی وراثت یعنی خیرات زکوٰۃ۔ خاندان قاضی صاحب امتیازی شان، خصوصی شوکت میں یکتائے زمانہ تھا۔

منگتا کبھی خالی دامن نہیں گیا، منگتوں میں سخاوت کرنا خود روزے پر روزے رکھتے توکل خداوندی پر گامزن رہتے تھے۔ عبادت، تلاوت، ریاضت خاندانی وراثت میں تھی پورے مہینہ ابر رحمت برسا آخری روزہ تھا آخری روزہ نے

قدم جمایا جس دن آخری روزہ تھا عجیب نور جھڑتا تھا پورا دن کیفیت میں ڈوبا ڈوبا تھا وقت افطار آیا وقت افطار میں مزہ لیا نماز مغرب پڑھی چھتوں پر چڑھے کچھ میدانوں میں موجود تھے قمر عید دیکھنے میں مشغول تھے۔ جب چاند نظر آیا مردان خدا پیہم خوشی میں جھومے تھے وحید کناں تھے ایک ایک نے اظہار مسرت کیا۔ ہدایہ تحائف خریدے نئے لباس خریدے رات بھر یہی مشغلہ مشغلہ میں مشغول خیرالناس پیغام عبادت دیتے تھے۔ بمطابق فرمان نبی علیہ الصلوۃ والتسلیم شب یکم شوال میں عبادت کرنا چاہیے کثیر الرکعت نمازیں پڑھنا چاہیے فرمان نبی پر مردان خدا نمازوں میں مصروف تھے حضرت قاضی سید قدوۃ الدین حلبی پوری رات عبادت میں بسر کرتے لیکن شب یکم شوال میں شب گذری تھی حضرت قاضی سید قدوۃ الدین پر غنودگی نے اثر کیا ذرا پلک جھپکی آنکھیں معراج حقیقت میں پہنچ گئیں دیکھتے کیا ہیں مخبر صادق دانائے غیوب، ناز خلقت باعث کن فکاں سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والتسلیمات جلوہ فرما ہیں۔ ساتھ میں یار غار حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ حضرت فاروق اعظمؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت مشکل کشا رضی الغفار عنہم نبی برحق نے فرمایا قاضی قدوۃ الدین تمہارے نصیبے پر ختم ارجمندی ثبت کرنا چاہتے ہیں تمہیں مژدہ تمہیں بشارت دیتے ہیں جب تمہارے یہاں ایک نیک سعید بخت ارجمند لائق، فائق شہزادہ رونق بزم ولایت، رونق خاندان نبوت، خورشید ولایت جب چمکے تو نام بدیع الدین رکھنا میں نے اپنا قائم مقام کیا خلیفہ بنایا نائب بنایا۔ جلوہ فرمائی نبی نے آنکھیں اشکبار کیں زیست میں نکھار آیا جسم میں نیا پن نورانی صورت، لبوں پر نغمات مدحت مصطفیٰ تھے برتن لیا وضو کیا تہجد پڑھی تھوڑی دیر بعد صبح صادق نے آنکھیں کھولیں۔

ولادت حضرت سید بدیع الدین

تین سینکڑا ہجری میں اٹھاون باقی تھے یکم شوال (عید) بوقت صبح صادق بروز پیر خیر القرون میں خاندان رسالت میں آغوش فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ میں ایک آفتاب ولایت سپہر ولایت پر آیا دیکھتے دیکھتے پوری دنیا میں اجالا پھیل گیا۔ چاروں اطراف میں اجالا بکھر گیا خرج منی نور تو میں نے محلات شام دیکھے جب نوزائیدہ نے آغوش فاطمہ ثانیہ میں پاؤں پسارے تو زبان پر تشہد تھا پیشانی سجدہ میں تھی سحاب رحمت برسا تو قحط ختم تھا، نور اترا تو ظلمتیں فنا ایسا منور آیا جس نے دنیا بھر میں نور بکھیر دیا ارباب قلم لکھتے ہیں جب سید بدیع الدین نے جنم لیا تو پوری کائنات میں اجالا بکھر گیا مردان خدا پر رحمت نبویہ برسی پوری زمین پر سبزہ نکلا۔ سحاب رحمت سایہ فگن تھا اندھیرے چھٹے روشنی بکھری ایک ایک طرف اجالا بکھر گیا۔ امراض پر دست شفا پھرا بلا، وبا، سب ختم ہوئیں۔ زہر آب حیات بنا، عذاب ثواب میں تبدیل تھا انصاف ظلم پر غالب تھا کانٹوں پر پھول غالب بدخلقی پر اخلاق غالب حیوانیت پر انسانیت غالب بے مروتی پر مروت غالب بے حیائی پر حیا غالب ایمان آیا کفر گیا۔

بدیع الدین کیا آیا نور ایمان آیا

ایسا شریف آیا جس پر شرافت ناز کرتی ایسا انسان آیا جس پر انسانیت ناز کرتی ایسا محسن آیا جس پر احسان ناز کرتا ایسا باحیا آیا جس پر حیا ناز کرتی ایسا خلیق آیا جس پر اخلاق ناز کرتا ایسا غیور آیا جس پر غیرت ناز کرتی ایسا شفیق آیا جس پر شفقت ناز کرتی ایسا کریم آیا جس پر کرامت ناز کرتی ایسا مفکر آیا جس پر فکر ناز کرتی ایسا قاری آیا جس پر قرآن ناز کرتا ایسا محدث آیا جس پر حدیث ناز کرتی

ایسا نفیس آیا جس پر نفاست ناز کرتی ایسا عابد آیا جس پر عبادت ناز کرتی۔ فاطمہ ناز کرتی ہیں نبی ناز کرتے ہیں

ظہور عجائبات، کرامات

بموقعہ ولادت قطب ارشاد ایسے ایسے نادرات، عجائبات ظہور پذیر تھے جسے دیکھا تو عجائبات خود حیرت زدہ تھے جیسے فراوانی شہد، نزول رحمت وغیرہ۔

شیر کثیر

معتبر فضلائے زمانہ روایت کرتے ہیں قبل از ولادت بدیع الدین خانہ سید قدوۃ الدین میں ایک بہت لاغر ضعیف، کمزور، بوڑھی بکری تھی جو پانچ، چھ برس قبل از ولادت بدیع الدین شیر نہیں دیتی تھی جو باعث نقاہت، بوجہ ضعیفی تھا۔ بقیہ بچی زندگی میں بھی امکان شیر نہیں تھا جس دن بدیع الدین نے آغوش فاطمہ ثانیہ میں پاؤں پسارے تھے تو بوڑھی بکری نے اتنا شیر دیا ایک ایک برتن لبریز تھا برتن بھر گیا تھا۔ فاطمہ فرماتی ہیں میری بکری نے پہلے کبھی اتنا شیر نہیں دیا تھا بقیہ تمام زندگی شیر بند نہیں کیا۔

مصافحہ، معانقہ

بعد ولادت حضرت سید بدیع الدین ایک شخص خانہ قاضی سید قدوۃ الدین پر آیا بعد تسلیمات مہمان نے فرمایا نوزائیدہ بچہ میری آغوش میں دیا جائے بچہ خوش تھا مہمان غرقاب گفتگو تھا چنانچہ حسب فرمان عالیہ بچہ دیا گیا بزرگ محترم نے آغوش محبت میں لیا پیشانی پر بوسہ دیا چوما پیار کیا مصافحہ کیا معانقہ کیا بچہ خوش تھا فرحان تھا

روحانیت میں دونوں یکتائے زمانہ تھے بزرگ محترم نے فرمایا یہ سعید ازلی بچہ روحانیت میں کرامت میں ولایت میں بے نظیر بے مثال، اولیائے زمانہ جس پر ناز کناں ہیں ساتوں طبقات زمیں ساتوں طبقات فلکیات جس پر عیاں ہیں زیر نگاہ ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں آپ جنہیں رب نے نعمت بے بہا پر مشکور فرمایا ایک سعید بخت، نیک بخت فرزندار جمند جسے خدا نے پیشانی زمین پر آفتاب ولایت بنایا۔ حق بدیع الدین میں کلمات خیر مرحمت فرمائے پیشانی بدیع الدین پر بوسہ لیا۔

حضرت قاضی قدوۃ الدین پوچھتے ہیں حضور آپ کون ہیں کیا نام رکھتے ہیں؟ فرماتے ہیں میں ولادت بدیع الدین پر تمہیں مبارکباد دینے حق بدیع الدین میں کلمات خیر کہنے آیا تھا۔

"شیر دایہ"

زمانہ قدیم میں یہ روایت طشت از بام تھی جب بچہ پیدا ہوتا تھا تو والدین برائے طفلان انتظام دایہ کرتے تھے۔ دایہ آتی اپنے خانہ میں بچے لاتی تھی انہیں شیر پلاتی تھی پروان چڑھاتی تھی پرورش کرتی تھی۔ لیکن حضور سید بدیع الدین زندان الصوف پر ایسی مثالیں قطعی ثابت نہیں ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ پدر محترم نے بمطابق روایت زمانہ دستور زمانہ ایک دایہ مقرر فرمائی دایہ نے جب خانہ محترم المقام میں داخل فرمایا تو قاضی صاحب رضی الغفار عنہ نے چاہا بدیع الدین قطب ارشاد آغوش دایہ میں جائے شیر دایہ نوش فرماتے، پلے، بڑھے، پروان چڑھے لیکن بچہ جو انتہائی دانا، بینا ہوشیار تھا بچپن میں جس پر ہزاروں ہوشمندیاں قربان، تصدق۔ پدر محترم آغوش دایہ میں دیتے لیکن بدیع الدین انکار کرتے واپسی فرماتے پدر محترم دیتے بدیع الدین پلٹ آتے۔ بار بار ایسا کرتے بار بار پلٹ آتے یہاں تک دایہ

خود واپس پلٹی لیکن بدیع الدین نے آغوش دایہ میں نہ پاؤں پسارے۔

تقویٰ

حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد پیکر تقویٰ تھے مجسمہ طہارت تھے بہت بڑے پرہیز گار تھے از بچپن تا وقت وفات آپ نے کبھی بھی خلاف شریعت قدم نہیں بڑھایا تقویٰ درجہ تامہ پر تھا۔

حضرت سیدتنا فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ مقدسہ جب بھی بغیر وضو شیر پلانا چاہتی تھیں تو آپ نہیں پیتے تھے۔ جب بی بی ہاجرہ وضو بنالیتی تھیں تب بدیع الدین شیر نوش فرمالیتے تھے۔ ایسا اکثر ہوتا تھا جب آپ بے وضو چاہتی تھیں لیکن آپ نہیں پیتے تھے وضو بناتی تب پیتے تھے۔

تعظیم روزہ

حضور سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ بہ لحاظ زندگی گیارہ مہینے گذار چکے تھے۔ جب بھی قمر رمضان نظر آتا تھا مسلمان تعظیم روزہ تو قیر روزہ میں لطف سیر ہوتے تھے۔ پھر قمر رمضان دیکھا گیا تو اہتمام روزہ میں پوری رات عبادت میں مردان خدا نے گذاری وقت صبح کا ذب نمودار تھی مردان خدا خورد ونوش میں مصروف تھے بدیع الدین نے بھی نیت روزہ فرمائی دن نکلا بدیع الدین نے شیر نہ نوش فرمایا فاطمہ ثانیہ نے چنداں کوششیں کیں لیکن بدیع الدین نے شیر نہیں پیا فاطمہ ثانیہ مطلب سمجھ گئیں۔ بعد غروب آفتاب جب سب نے افطار کیا تو بدیع الدین نے بھی شیر نوش کیا پورے مہینے طریقہ شریعت پر چلے۔ روزہ رکھنا مشغلہ بنا پھر پوری زندگی روزہ رکھنا امتیازی خصوصیت بنی یہ منشائے یزدانیت

حضرت سید بدیع الدین میں کمالات ولایت تصرفات خلقت اختیار کائنات ودیعت تھے۔ خدا نے اختیار کائنات مرحمت فرمایا۔

کھیل پر دھیان نہ دینا

حضرت سید بدیع الدین قطب وحدت کبھی کھیل پر دھیان نہیں دیتے تھے۔ جستجوئے رب میں منہمک تھے کائنات میں وجود باری تعالیٰ تلاش کرتے تھے۔ ایک بار آپ بچوں میں شامل تھے تمام بچے کھیلتے کھیلتے جنگل میں پہنچے کھیلنے میں مصروف تھے اچانک ندائے غیبی نے جھنجھوڑ دیا بدیع الدین کیا تمہارا دنیا میں بھیجا جانا بوجہ لعب تھا۔ کیا تم کھیل میں مقصد حیات سمجھتے؟ کیا عبادت خداوندی میں زندگی بسر کرنا تمہارا مقصد حیات نہیں۔ حضور سیدنا بدیع الدین با چشم نم مکان پر پہنچے آغوش فاطمہ ثانیہ میں لیٹے خوب خوب گریہ وزاری کرتے۔

عرفان حق

ایک مرتبہ آپ ایک ٹیلے پر غرق بحر عرفان خدا تھے حضرت خضر پیغمبر علیہ الصلوۃ تشریف فرما تھے پوچھا من انت؟ تو کون؟ عرض کیا مخلوق خدا پوچھا تمہارے والدین کون عرض کیا یہ تراب میرے والدین یہ ٹیلہ میری جڑ۔ جب انہوں نے جواب فصیح پایا تو فرمایا تمہاری پیدائش حلبی، تمہاری جڑ مصطفویہ تمہاری پیدائش حلبی خدا بہت جلد تمہیں مقامات علیا پر فائز فرمائے آمین۔

بھوک میں سخاوت

ایک بار حضرت سیدنا سید بدیع الدین صحن مکان میں اقامت پذیر تھے

فرحانی پر شدت گرسنگی غالب تھی آپ بہت بھوکے تھے بھوک نے بے چینی میں مبتلا کیا تھا اچانک ایک شخص آیا پوچھا بدیع الدین آپ بھوکے ہیں فرمایا جی! فرزند توحید نے ہدیۃً خوشہ انگور نذر کیا حضور تناول فرمالیں۔ بدیع الدین نے فرمایا یہ خوشہ انگور میری قسمت میں نہیں میرے غیر پر صرف کیجئے۔ فرزند توحید نے متواتر کوششیں کیں حضور قبول فرمالیں یہ خوشہ انگور میں صرف بارگاہ حضور میں نذر کرنے آیا لیکن قطب الاقطاب نے بار بار انکار کیا۔ لیکن فرزند توحید نہ مانا حضور قطب الارشاد نے خوشہ انگور پکڑ لیا تھوڑی دیر میں ایک بھوکا فقیر آیا فقیر نے عرض کیا حضور کچھ عنایت فرمائیں حضور نے خوشہ انگور مرحمت فرما دیا کچھ دیر بعد فرزند توحید آیا حضور نے فرمایا میں نے منع کیا تھا مجھے نہیں چاہیے ضرورت مند موجود تھا میں نے مرحمت فرما دیا کیوں نہ عنایت فرماتے حضور قطب الارشاد بحر سخاوت تھے وارث سخاوت مشکل کشا تھے خدا نے خدا ترسی سرشت میں ودیعت فرمائی تھی۔

تشریح الف

حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد جب بقید حیات چار برس چار مہینے چار دن گذار چکے تو پدر محترم حضرت سید قدوۃ الدین حلبی نے طریقہ مذہب اجداد پر بسملہ شریف پڑھائی پھر قاضی سید قدوۃ الدین حلبی نے بخدمت اقدس حذیفہ شامی چھوڑا۔

پہلا سبق

پہلے سبق میں حضرت حذیفہ شامی نے فرمایا بدیع الدین پڑھو الف بدیع الدین نے الف نہیں پڑھا شرح الف بیان فرمائی ایک دن نہیں ایک ہفتہ تک

شرح الف بیان فرمائی تو سیدنا حذیفہ شامی غواص بحر حیرت بنے متحیر تھے حیرت زدہ تھے شارح الف پر انگشت بدنداں تھے فرماتے جاتے یہ دوست خدا، یہ دوست خدا، یہ دوست خدا حضرت حذیفہ شامی مرعشی حالات استعجاب میں غرق تھے ایسا نادر الوجود انسان ایسی عجیب العجائب ہستی جس پر عجوبے نازاں ہیں جب افق تعلیم پر مثل آفتاب کرنیں چھوڑتا تھا تو اساتذہ حیران ہوتے تھے باخدا یہ کیسا متعلم؟ تعلیم میں جو اپنی نظیر نہیں رکھتا دیکھتے دیکھتے چودہ برس پورے گذارے چودہ برس میں حافظ قرآن، محدث، فقیہ، مفسر، حافظ توریت، حافظ زبور، حافظ انجیل، ہیمیا، سیمیا، کیمیا، ریمیا پر مہارت تامہ پائی۔ پوری دنیا میں یکتائے زمانہ نادر روزگار نایاب ولایت عجائب العجائب تھے۔ جب افق ولایت پر جلوہ باری فرمائی باغات دین پر آبیاری فرمائی ظلمتوں میں ضیاباری فرمائی نوخیز غنچوں پر بہاری فرمائی تو انا شمس الافلاک فرمایا۔

اذن حج

بعد فارغ التحصیل ایک روز قلب حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد میں جذبہ حضوری دربار مصطفیٰ نے جنم لیا چراغ عشق نبی نے روشنی پھیلائی تڑپ عشق مصطفیٰ نے دنیا پر راج کیا۔ عشق مصطفیٰ میں ڈوبے ڈوبے خدمت پدر محترم میں نظریں جھکائے بیٹھے آہستہ آہستہ دبی آواز میں عرض کیا پدر محترم قبلہ دارین اجازت مدینہ منورہ دیجئے میرا اشتیاق میرا شوق میری تڑپ بڑھ چکی اب مجھے بن مدینہ ایک پل بھی سکون نہیں میسر پدر بزرگوار بولے بیٹا بدیع الدین میری جرأت، میں تمہارے راستے میں پہاڑ بنوں۔ ایسا شخص بانصیب جسے اذن حضوری مدینہ میسر آجائے میں تمہارے نصیب پر فخر کرتا تمہاری قسمت پر ناز کرتا پوری کائنات

تمہارے نصیبے پر قربان جاؤ بیٹا! بارگاہ رسالت میں میری تحیہ میری ثنا، صلوۃ تسلیمات بہ نیت خلوص پیش کرنا۔ عرض کرنا حضور محسن کائنات میرے پدر بزرگوار ہجر مدینہ میں، فراق طیبہ میں تڑپتے ہیں انہیں اپنی بارگاہ میں بلا لیجئے بعد پدر محترم سید قطب ارشاد خدمت فاطمہ ثانیہ میں باادب بیٹھے، عرض کیا میری جنت مجھے اجازت مرحمت فرمائیں میں نے چراغ عزم طیبہ قلب میں منور کیا اب اشتیاق طیبہ مجھے جینے نہیں دیتا بندۂ ناچیز خدمت والدین کرنا چاہتا تھا لیکن زمانہ بھر میں چراغ مصطفوی جلانا میرے ذمہ میں ذمہ بنی اب آپ مجھے اجازت دیں میرے جد کریم محسن انسانیت وجہ تخلیق مخلوقات میرے انتظار میں ہیں حلقہ چشمان فاطمہ ثانیہ آنسوؤں میں غرقاب تھے بڑھاپے میں تحمل غم جدائی نہ تھا لیکن بارگاہ باعث کن فکاں میں سب کچھ برداشت تھا اجازت مرحمت فرمائی۔

خانوادہ جعفریہ میں بیعت

پہلے پہل پدر بزرگوار نے خانوادہ جعفریہ میں بیعت کیا دستار خلافت باندھی امین نعمت جعفریہ کیا قاسم فیضان جعفر صادق کیا پھر اجازت مرحمت فرمائی آپ نے خانوادہ جعفریہ میں مرید کیا طبقات ارضی منکشف تھے۔

رخت سفر

حضرت قطب ارشاد نے قلب میں تصویر طیبہ بسائی سمت مدینہ چل پڑے انبار حادثات، دشمن جاں تکالیف مسخرات کن مصائب نے پائے ثبات پر لغزش پیدا کرنا چاہی لیکن قطب جہاں ایک ایک آزمائش پر پہاڑ بنے ایسا مضبوط پہاڑ جس پر وجود جبال لرزتا تھا خدایا، مصائب پر ایسی خندہ زنی کبھی

دیکھی نہیں جاسکتی جو حضور قطب الاقطاب نے لبوں پر ظاہر فرمائی انتظار دیار نبی تھا دیار نبویہ میں بھی انتظار بدیع الدین تھا کیوں نہ ہوتا بدیع الدین کا ئنات پر حیثیت نقش عظیم رکھتا۔

غار میں قیام

حضور قطب ارشاد نے راستے میں ایک غار دیکھا تو غار میں داخلہ فرمایا صاف ستھرا کونہ تلاش کیا پھر قیام کیا کنج غار میں ایک مسکن عبادت بنایا وہیں مشغول عبادت خداوندی تھے وہیں قریب میں ایک انسانی کھوپڑی پڑی تھی جو تقریباً بارہ برس پہلے بقید حیات تھی۔ حضور قطب وحدت رضی الغفار عنہ نے کھوپڑی پکڑی پوچھا تم کون؟ تمہاری حقیقت کیا؟ تمہارا خانہ خراب کیوں کھوپڑی نے عرض کیا۔ حضور پرنور میں بارہ برس پہلے ایک شہر میں مقیم تھا میں کماتا تھا بیوی بچوں پر خرچ کرتا تھا کفالت کرتا تھا سانسیں چلتی رہیں منزل حیات پر رکیں آخری منزل پر قیام کیا جہاں بس میری آخری سانس تھی زندگی نے ناطہ توڑا فرشتہ اجل آیا میری سانسیں تھم گئیں بس میں آغوش موت میں پناہ گزیں بنا میرا بستر زندگی بندھا میرے بچے یتیم میری بیوی بیوہ اتنا جملہ نکلا تھا آنکھوں میں سمندری ہیجان برپا تھا آنسو نکل پڑے حضور قطب ارشاد نے ترس کھایا فرمایا کیا تمہیں باذن خدا لباس زندگی پہناؤں کھوپڑی نے عرض کیا حضور ذرہ نوازی قطب ارشاد نے فرمایا قم باذن الرحمان الغفور الشکور پھر کیا تھا ایک سانس میں کھوپڑی حقیقی زندگی میں پہنچی تو تشہد پڑھا پھر دیکھئے ننانوے برس پورے حقیقی زندگی میں گذارے۔ کمانا، عیال پر خرچ کرنا مقصد حیات مسخر بنا باقی ماندا دن گذرے ننانوے برس گذرے پھر پیام اجل آیا موت نے پھر آنکھیں بند کیں

Scanned by CamScanner

قطب ارشاد نے بخشش حیات عنایت فرمائی سمت کعبہ چل پڑے تھے۔

خانوادہ طیفوریہ میں بیعت

حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد جب سمت کعبہ روانہ تھے ندائے غیبی نے فیصلہ تقدیر کیا ندائے غیبی سنی یا بدیع الدین حلبی پہلے بیت المقدس میں جاؤ بایزید تمہارے منتظر ہیں حضرت قطب ارشاد حلبی سمت بیت المقدس چلے راستہ سجادیا گیا بجلیاں روشن تھیں بارش انوار نے پورا علاقہ بقعہ نور کیا تھا۔ بیت المقدس میں حضرت بایزید پاک بسطامی منتظر تھے چمک گیا جو پہلے سجا تھا اب سجاوٹ میں چار چاند لگنا بھی باقی نہ تھا حضور سیدنا سید بدیع الدین نے صحن بیت المقدس میں اپنے قدم جمائے۔ بایزید پاک بسطامی نے دیکھا تو بحر شادمانی میں غوطہ زنی فرمائی خیر مقدم کیا۔ قریب بڑھے پیشانی پر بوسہ دیا فرمایا بدیع الدین برسوں پہلے میں یہاں ایک ستون نور دیکھا کرتا تھا لیکن بدیع الدین تمہارے قدم کیا پڑے ہیں ستون نور غائب دکھتا نہیں بدیع الدین مجھے تم ستون نور میں ملوث نظر آئے، تم میری طرف بڑھو میں تمہاری طرف بڑھوں میں نے ایک مدت تمہارے انتظار میں گذاری آج میری تمنا پائے تکمیل پر پہنچی۔ دست طیفور شامی پر شہنشاہ ولایت بدیع الدین نے سیر طلب بیعت فرمائی خلافت بایزید نے سید بدیع الدین پر نقوش ولایت نگارشات ولایت بنائے شوال میں پہلا عاشورہ سن تین سیکڑا ہجری میں اکتالیس برس باقی تھے اتنے میں دست بایزید پر بیعت فرمائی برسوں تک ساتھ میں منازل ولایت پورے کرتے کرتے سمت کعبہ چل پڑے راستہ بھر ارکان عبادت نہایت خضوع نہایت خشوع میں ڈوبے ڈوبے کعبہ میں داخلہ فرمایا۔

پہلا حج

جب خانہ کعبہ میں داخلہ فرمایا تو پہلی نظر جب کعبہ پر پڑی تو اپنا سب کچھ فراموش کیا صرف خدا! خدا نظر میں تھا مطاف میں طواف کیا مقام ابراہیم میں نماز پڑھی عرفات میں قیام کیا مزدلفہ میں مغرب عشا جمع کیں رات بھر قیام کیا صبح بعد فجر منی میں پہنچے نشیب میں جمرۃ العقبیٰ پر سات کنکر پھینکے کنکر مارتے وقت تکبیر پڑھتے تھے قربانی فرمائی ارکان حج نہایت خضوع وخشوع میں پورے فرمائے مراقبہ میں بیٹھے مشغول اذکار تھے یکا یک ندائے غیبی نے چونکا دیا بدیع الدین اپنے مرکز عقیدت پر پہنچو بارگاہ رسالت میں جذبہ عقیدت میں لہجہ محبت میں تسلیمات پیش کرنا ذریعہ نجات بناؤ۔

بارگاہ نبی علیہ الصلوۃ میں

حضور سیدنا سید بدیع الدین نے ندائے غیبی سنی تو سمت مدینہ چلے شہر مدینہ میں داخلہ فرمایا تو آنکھیں نمناک تھیں وارفتگی عشق میں سنہری جالیاں تھام لیں صلوۃ تسلیمات پیش کرتے کرتے آغوش ہوش میں لذت دیدار نے فرحت بخشی سید الانبیاء نے ارشاد فرمایا بدیع الدین ہندوستان جاؤ ہندوستان میں کفار ہیں تم انہیں مسلمان بناؤ۔

فرمان نبی علیہ التحیۃ علیہ الثناء سننا تھا غم ہجر طیبہ نے لرزہ پیدا کیا ہوش فاختہ تھے تاجدار مدینہ نے بہر تسکین دست شفقت پھیرا امین نسبت اویسیہ کیا دولت نسبت اویسی نے اتنا غنی کیا پھر محتاج نسبت ولایت نہ تھے نبی برحق نے تعلیم حقیقی مرحمت فرمائی بعدہ سپرد شیر خدا مشکل کشا فرمایا مشکل کشا شیر خدا نے جب

مزین آراستہ فرمادیا ایک ایک مخفی راز ولایت، منکشف کیا جو پردہ غیب میں مخفی تھا سب منکشف کیا بعدہ فرمایا بدیع الدین کامیابیاں تمہارے قدموں پر نچھاور ہیں بعدہ سپرد حضرت آخرالزماں (۱) کیا حضرت آخرالزماں نے تربیت یافتہ بدیع الدین پر اپنی نسبتیں نچھاور کیں مشکل کشا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا بدیع الدین متحمل بن گیا۔ نبی برحق علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا بدیع الدین اب ہندوستان جاؤ تبلیغ دین متین میں استغراق پاؤ۔ فرمان نبی سنا ہوش، بیہوش تھے جب ہوش آیا تعمیل نبی پر رخت سفر کیا۔

پہلی تبلیغ

مدینہ منورہ میں پہلے قصد وطن فرمایا وطن میں داخلہ فرمایا والدین پر فرمان نبی علیہ الصلوٰۃ علیہ التسلیمات عیاں کیا والدین کب چاہتے تھے لخت جگر غریب الوطن بنے لیکن فرمان نبی پر کب یارا تھا منع کرتے ناچارا اجازت مرحمت فرمائی جاؤ مرضی نبی پر میں راضی حضور قطب ارشاد نے پہلے پہل تبلیغ اپنے وطن میں شروع فرمائی اہلیان چنار پر راز بستہ منکشف فرمائے اعلان حق فرمایا تمام اشخاص نے دامن مصطفیٰ تھاما کافروں نے حقیقی دین پر چلنے پیروی کرنے پر حلف لیا تشہد پڑھا، پورے قصبہ میں تبلیغی معاشرہ پھیلادیا۔ پھر اطراف قصبہ چنار میں بحیثیت مبلغ پہنچے تبلیغ فرمائی تمام انسانوں تک صحیح صحیح دین پہنچاتے پہنچاتے شہر بہ شہر چلتے پھرتے سمت ہندوستان چل پڑے۔

کشتی پاش پاش

حضور قطب وحدت نے جب پہلا تبلیغی سفر سمت ہندوستان فرمایا جب

آپ کشتی پر بیٹھے تو دیکھا تمام اشخاص کافر ہیں سب کافر ہیں تنہا بدیع الدین مسلمان تھے۔ قطب ارشاد نے موقعہ غنیمت جانا تبلیغ شروع فرمائی اہلیان کشتی پر یہ بات سخت گذری منہ پھیر لیا سخت سست باتیں کہیں ان تکالیف نے سینہ قطب ارشاد پر پہاڑ توڑ دیا غیرت خداوندی نے برداشت نہ کیا ایک آن میں طوفان نے گھیر لیا ایک ساعت میں کشتی پاش پاش تھی تمام انسانی جانیں غرق تھیں قطب ارشاد ایک تختے پر بیٹھے بارہ دن میں سمندری کنارے پر اترے۔

مقام صمدیت

جب آپ کنارے پر اترے تو ایک شخص آیا جو پردہ غیب میں تھا نام بدیع الدین لیا سلامتی بھیجی قطب ارشاد نے پوچھا تم میرا نام کیسے جانتے عرض کیا بدیع الدین میں نہیں پوری دنیا تمہارے نام پر سلامتی بھیجتی چلو مدنی تاجدار تمہارے منتظر ہیں حضور قطب وحدت کچھ چلے پھر ایک مقام پر پہنچے جہاں آپ نے دیکھا ایک خوبصورت مکان بادشاہی عمارت پرنور تھی جو محبط انوار مرکز تجلیات بنی تھی دروازہ پر دربان آراستہ پیراستہ تھے بارش انوار نے نور برسا دیا تھا۔ قطب ارشاد نے آواز سنی بدیع الدین میری طرف بڑھو۔ حضور قطب ارشاد نے دیکھا ایک خوبصورت تخت بچھا جس پر فخر کونین مختار دارین جلوہ فرما ہیں فرشتے تعظیم نبی میں اقامت پذیر ہیں قطب ارشاد پیش نبی قریب نبی پہنچے مخبر صادق نے پاس بٹھالیا ایک سیکنڈ بعد قطب ارشاد پر طبقات ارضی طبقات فلکی منکشف تھے۔

مردان خدا ایک طشت میں جنتی لباس ایک طشت میں ماکولیت ملکوتی چھپائے حاضر تھے نبی برحق نے خوان پوش اٹھایا لباس بہشتی نکالا زیب تن بدیع الدین کیا نولقمہ شیر برنج (کھیر) مالیدہ کھلایا دست مقدس رخ بدیع الدین پر

پھیر دیا فرمایا بدیع الدین جاؤ اب تمام ضرورتیں پوری ہوچکیں۔ رخ بدیع الدین اتنا روشن تابناک اتنا چمکا دیا بدیع الدین نے سات نقابیں رخ منورہ پر پہنی جب ایک نقاب اٹھتی تو مخلوق خدا سجدہ میں چلی جاتی تھی۔ یہ واقعہ صوبہ گجرات میں شہر کھمبات میں پیش آیا۔

پہلی بار ہندوستان میں

سن تین سیکڑا ہجری میں انیس باقی تھے حضرت سیدنا بدیع الدین نے سندھ میں داخلہ فرمایا ہزاروں کافروں نے دست اقدس پر دین مصطفیٰ قبول کیا بادشاہ سندھ راجہ بلوان کافر تھا حضور قطب وحدت باخبر تھے واقف تھے جانتے تھے راجہ بلوان کافر مشرک نے اہلیان سندھ پر کمند بچھایا باشندگان سندھ متنبہ ہیں راجہ نے جابجا مندریں بنوائیں ہیں پجاری بٹھائے گھنٹے بجواتے اطراف سندھ میں اکناف سندھ میں کفر پھیلا دیا ذمہ دار کفر بن گیا۔ قطب وحدت جانتے تھے راجہ پر قبضہ کیا تو پوری رعایا پر قبضہ قطب ارشاد نے پہلے پہل راجہ بلوان پر تبلیغ شروع فرمائی مرضی خدا دیکھئے راجہ بلوان نے تاثر قبول کیا یعنی تبلیغ قطب ارشاد نے مسلمان بنا دیا خدمت اقدس میں حاضر آیا عرض کیا حضور میں نے تمام زندگی کفر میں بتائی اب میں مسلمان ہونا چاہتا۔ حضور قطب ارشاد نے داخل دامن مصطفیٰ کیا لقب زور (۱) مرحمت فرمایا۔ راجہ بلوان نے قبول دین مصطفیٰ کیا تو حضور قطب ارشاد سمت ہندوستان چلے ہندوستان میں قدم جمائے ہندوستان میں جابجا جادوگر تھے کافر تھے جوگی تھے مشرک تھے زندیق تھے بدمذہب تھے کہیں بھی ایک مسلمان نہ تھا نرغہ کفار میں اعلان حق بلند کرنا مثل جوئے شیر لانا نہیں تو کیا؟ قلب منور میں عظمت مصطفیٰ داخل کرنا مندروں میں اذانیں پکاروانا

۱؎ آور

مجمع کفار میں حلاوت قرآن داخل کرنا کافروں میں صاحب ایمان پیدا کرنا پھر ولایت تقسیم کرنا صرف تقدیر قطب ارشاد حضرت سید بدیع الدین میں آیا شہروں میں، قصبوں میں، دیہاتوں میں، پرچم دین مصطفیٰ بلند کیا پھر آپ شوق دیدار طیبہ میں غواص بنے سمت کعبہ رخت سفر باندھا راستے میں تمام مشکلات پیش آئیں ہمت نہیں توڑی راستہ میں جتنے شہروں میں داخلہ فرمایا سب جگہ اعلان حق فرمایا پرچم دین مصطفیٰ بلند کیا بفضل خدا جس نے تبلیغ قطب ارشاد قلب میں بٹھائی اقلیم ولایت میں ممتاز بنا۔

حج ثانی

ہندوستان میں تبلیغی نظام اپنے پورے شباب پر تھا اچانک قلب قطب ارشاد مچلا یاد طیبہ نے پاش پاش کیا پوری سرشت میں ہیجان بپا تھا آپ بے چین سمت عرب چلے کعبہ میں داخلہ فرمایا طواف کعبہ کیا مقام ابراہیمی پر نماز پڑھی سنگ سیاہ چوما غلاف کعبہ پکڑا ملتجی بنے بعدہ سبھی ارکان سبھی فرائض پورے فرماتے مراقبہ کیا استغراقی کیفیت میں پہنچے ندائے غیبی نے مژدہ سنایا بدیع الدین مدینہ میں جاؤ وہیں پیشانی جھکاؤ۔

سید بدیع الدین سمت مدینہ چلے مدینہ منورہ جو حالت نازک تر بنی قابل بیان نہیں جو عاشق بنی ہیں جانتے ہیں ہجر طیبہ کیا چیز؟ ارض مدینۃ النبی پر قدم پڑے تو کلمات صلوۃ تسلیمات لبوں پر جاری تھے۔ سنہری جالیاں پکڑ لیں۔ فضائے مدینہ نے مشکبار کیا نبی برحق نے حضوری فرمائی پھر فرمایا بدیع الدین ہندوستان جاؤ ہندوستان میں کفریات پر ایمانیات غالب نہیں تمہاری کوششوں میں تاثیر پائی جاتی۔ سید بدیع الدین قطب ارشاد فرمان نبی پر مجبور تھے تعمیل

فرمان نبی پرسمت قصبہ چنار چلے راستے میں جتنے قصبات شہریات تھے سب میں تبلیغ دین متین فرمائی چند ایام بعد چنار میں پہنچے۔

چنار میں خوشیاں

حضور قطب العالمین زمین چنار پر رونق افزا بھی نہ ہونے پائے تھے پورے قصبہ میں خوشیاں بکھری تھیں مسرتوں میں ڈوبا پورا علاقہ محبت قطب ارشاد میں دست بدستہ اقامت پذیر تھا شہنشاہ ولایت نے جب قصبہ میں داخلہ فرمایا تو اہلیان چنار نے خیر مقدم کیا سب حیات قطب ارشاد پر، حالات قطب ارشاد پر حیرت زدہ تھے۔ ولایت خود ان پر متحیر انگشت بدنداں۔

بدیع الدین نے جب اپنے دولت خانہ میں داخلہ فرمایا تو والدین نے آغوش محبت میں لیا شفقت بھرے لہجے میں پیشانی پر بوسہ دیا لبوں پر تبسم بکھر گیا بدیع الدین نے بتایا میں ہندوستان میں تبلیغ دین متین پر متعین کیا گیا یہ غلام تعمیل فرمان نبی پر ہندوستان جانا چاہتا والدین اجازت مرحمت فرمائیں والدین فرمان نبی پر پہلے ناچار تھے بے بس تھے فرمایا بیٹا جاؤ لیکن اتنا یاد رکھنا یکہ میں تمہارے جد کریم علیہ الصلوۃ وعلیہ التسلیم پر ظلم کیا گیا تھا لیکن سراپائے رحمت نے صبر کیا تھا کبھی برا نہ سوچا تھا تم امین وراثت نبی تم پر بھی صبر لازم بیٹا میں نے تمہیں منع کب کیا جاؤ صبر کرنا مصیبتیں ملیں تو برداشت کرنا اچھا برتاؤ کرنا جاؤ فی امان ربی۔

قطب ارشاد نے اذن والدین پائی قریبی مواضعات پڑوسی دیہات میں تبلیغ دین متین فرمائی پھر عرب میں مختلف علاقوں میں داخلہ فرمایا ایک لمبی مدت تک پرچم حقانیت بلند کیا آفات ناگہانی پر مصائبات آسمانی پر گردش زمانی پر اذیت انسانی پر صبر کیا خدا نے تائید فرمائی توثیق فرمائی امت طریقہ قطب ارشاد

پر چل پڑی جدھر چلے راستہ بنادیا انسانوں نے رموز حیات پر نقش حیات تلاش کیا مصیبتوں میں ہمت افزائی قطب الارشاد نے بتائی خلقت انسانی باعث نزول یزدانی بنی اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اکتساب فیض کیا ذائقہ حلاوت شریعت چکھا سند طریقت پر بیٹھے غواص بحر معرفت بنے متلاشی حقیقت بنے پورے اطراف عرب میں روشنی حق پھیلائی پھر سمت ہندوستان رخت سفر باندھا۔

قطب الارشاد پھر ہندوستان میں

بلاد عرب میں تبلیغ شریعت مصطفیٰ کرتے کرتے آپ ہندوستان میں قاسم رونق ایمان بنے تمام بلاد ہندوستان میں تبلیغ فرماتے فرماتے آپ نے اجمیر میں قیام فرمایا اجمیر میں ایک پہاڑ تھا جس پر آپ نے مسند تبلیغ بچھادی، تکبیرات، تسبیحات، تقدیسات میں وقت گذارا خاصان خدا بارش رمز میں تر بہ تر تھے اہلیان خدا جذبی کیفیات میں غرق تھے کافروں نے ہدایت پائی پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے پوری خلقت اجمیر پر مینائے رحمت برستا تھا صاحب ظرف قلزم اعتقاد بھر لیتے تھے بے ظرف انکار فیض کرتے تھے کرتے ہیں۔ پوری خلقت اجمیر اطراف قطب ارشاد جمع ہوتی تھی لیکن ایک وقت ایسا بھی آیا جب اشخاص اجمیر نے آنا چھوڑ دیا۔ قطب ارشاد نے جب بیزاری دیکھی تو پوچھا اہلیان اجمیر نے آنا کیوں چھوڑ دیا آخر یہ سب کیوں دشمن خدا بنے ہیں۔ خدا پر بھروسہ رکھنا آخرت پر ایمان رکھنا باعث فلاح باعث بہبود ذریعہ نجات سمجھنا چاہیے قرب فقرا رہنے میں بیٹھنے میں فائدے بے حساب ہیں اہلیان اجمیر نے آواز بدیع الدین سنی سب نے خبر پھیلائی! سب جمع رہیں سب قرب قطب ارشاد چلیں اپنی التجا بیان کریں۔

بولتی لاشیں

اہلیان اجمیر اژدہام کثیر بنائے بخدمت قطب ارشاد حاضر تھے سب نے اپنا مقصد بیان کیا اہلیان اجمیر نے عرض کیا حضور آپ نے جب شہر اجمیر میں قدم نہیں جمائے تھے ازیں قبل برسوں برس پہلے شہر میں کچھ مسلمان اقامت پذیر تھے جو مشغلہ دین مصطفیٰ میں زندگی بسر کرتے تھے انہوں نے اہلیان اجمیر پر دعوت دین حق پیش فرمائی ایک جماعت نے قبول کیا جنہوں نے نہیں قبول کیا تھا سب تعصب میں دشمن بنے ان اہلیان اجمیر نے جو متعصب تھے بیڑہ جنگ اٹھایا راتوں میں قتل کیا کافر قاتل بھی تھے مقتول بھی تھے مسلمان بھی قاتل تھے مقتول تھے جنگ بہت دیر تک چلی نوبت یہاں تک پہنچی مسلمان تعداد میں زیادہ مقتول تھے افراد غیر مذاہب قلیل مقتول تھے تھوڑی دیر میں سب مسلمان جاں بحق تھے۔ فتح مقدر میں تھی میرے تمام احبا دوست اقربا نے فتح پائی اپنے اپنے خانہ میں جشن منایا لیکن لاشیں آج تک بدستور وہیں پڑی ہیں بروز فنا آج تک لاشیں چیختی ہیں اتنی مہیب آواز آتی تمام امید زدہ عورتیں اسقاط میں مبتلا فی وقتہ ہوتی ہیں۔ بھینس، بکریاں، مویشی مرجاتے ہیں بوڑھے، بچے، کمزور، عورتیں سب لقمہ اجل بن جاتے ہیں اہلیان اجمیر تباہ برباد ہیں اب اہلیان اجمیر تمہارا اجمیر میں رکنا پسند نہیں کر سکتے کہیں بھی جاؤ اجمیر چھوڑ و حضور شہنشاہ اولیاء کبار نے فرمایا چیخیں آتی تھیں آتی ہیں مستقبل میں بھی امید رکھنا لیکن تم تمام اہلیان اجمیر میری بات پر دھیان کرنا میری بات تعمیل میں سجائی جائے کیا تم چاہتے چیخیں بند رہیں۔ اہلیان اجمیر نے عرض کیا جی حضور بدیع الدین نے قطب وحدت فرمایا ٹھیک لیکن ایک شرط؟ جی کیا؟ فرمایا تم سب کفاران اجمیر نقوش پائے نبی پر جان

دینا شعار زندگی بنالینا عرض کیا جی حضور قطب ارشاد نے فرمایا سب خلفا میرے ساتھ چلیں نماز جنازہ پڑھیں لاشیں دفن کریں تو چیخیں بند ہونگی ورنہ نہیں۔

قطب ارشاد نے خلفا قطب ارشاد نے نماز جنازہ پڑھی لاشیں دفن کیں پہاڑ پر واپسی فرمائی۔ پھر کیا تھا پہلی رات میں چیخیں بند۔ جب چیخیں نہیں آئیں تو اہلیان اجمیر خوش تھے صبح سب جمع تھے بابت آواز معلومات فراہم کرتے تھے پورے شہر میں ایک نے بھی انکار نہیں کیا سب نے اقرار کیا چیخیں نہیں آئیں چیخیں نہیں آئیں چیخیں نہیں آئیں!۔

حضور قطب ارشاد نے فرمایا کفاران اجمیر اپنا پیمان پورا کریں شہادت دیں خدا ایک، نبی برحق جناب مصطفیٰ، آخرت بھی آخیر میں واقع ہونا سچ۔ کفاران اجمیر میں بہت زیادہ طبقہ نے بدست قطب ارشاد ایمان قبول کیا بدیع الدین نے خلافت مرحمت فرمائی ایک لمبی مدت تک اطراف اجمیر میں قیام فرمایا دین پھیلایا شہر بہ شہر ہدایت امن میں پھرے مردان زمانہ ناشر دین ملت اسلامیہ بنے۔ ایک روز حضرت سیدنا سید بدیع الدین زندہ شاہ غم فراق طیبہ میں بکاہ میں مشغول تھے۔ خلفا نے پوچھا حضور آپ کیوں روتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جب مجھے مدینہ یاد آتا میں زاروقطار روتا خلفا نے پوچھا کیا حضور سمت مدینہ چلوں آپ نے فرمایا بیشک میرا قلب یہاں مطمئن نہیں ہوتا میں فغان عشق نبی پر مدینہ چلنے پر تیار آپ حضرات میرا ساتھ پکڑیں حضور قطب ارشاد سمت مدینہ چلے۔

تیسرا حج

آپ نے کعبۃ المعظمہ میں داخلہ فرمایا مطاف میں طواف کیا، حطیم، زمزم، مقام ابراہیم، صفا، جمرۃ العقبیٰ، مزدلفہ، عرفات وغیرہ سبھی ارکان بحسن وخوبی

بحسن نیت پورے فرمائے بعد فراغت حج ایک روز آپ مراقبہ میں تھے ایک
خوش نوا آواز نے کان میں مژدہ سنایا بدیع الدین تمہارے تمام ارکان حج قبول
فرمائے اب تم روضہ جد کریم پر مختضر بنو جب بدیع الدین قطب وحدت نے آواز
غیبی سنی سمت مدینہ چلے راستے میں جتنے بھی قریات تھے سب میں تبلیغ دین متین
فرماتے فرماتے مدینہ میں داخلہ فرمایا گنبد خضریٰ پر نظر پڑی جسے نظارہ جنت نے
آنکھیں چوم لیں عقل نے عرض کیا بدیع الدین اب تمہیں حاجت نہیں عشق نے
عرض کیا تقاضہ یہ چاہتا تم پیش گنبد خضریٰ زندگی بتانا نہ عقل پر عشق غالب نہ عشق
پر عقل غالب سب مغلوب فرمان مصطفیٰ غالب۔

نبی نے فرمایا بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ زمین ہند پر تمہاری ولایت
ثبت فرمائی تمہارا مدفن ہند میں مقدر کیا بدیع الدین فرمان نبی پر ناچار تھے سمت
نجف اشرف چلے راستے میں جتنے بلاد جتنے قریات تھے سب میں تبلیغ فرمائی کہیں
قیام کیا کہیں صرف تبلیغ فرمائی تبلیغ فرماتے فرماتے نجف اشرف میں داخلہ فرمایا
وارفتگی عشق میں بے اختیار قبر مرتضیٰ مشکل کشا پر جبیں جھکائی بوسہ دیا آنسو
چھلک پڑے زبان پر فی البدیع قطعہ تھا

ستر قرآن است ابرو..............................

ستر قرآن ابروئے مشکل کشا میرا قرآن چہرہ مشکل کشا میں جنت میں
جانے پر راضی نہیں میری جنت نجف اشرف میں! روضۂ مشکل کشا پر لمبی مدت
تک قیام فرمایا اکتساب فیض کیا پھر بغداد میں مثل آفتاب چمکے۔

چرچا

پورے شہر بغداد میں چرچا تھا شہرت تھی خوشیاں تھیں تمام افراد نے وفور

عشق میں فرش فرط فرش محبت بچھایا بساط خوشی بچھائی ایک ایک شخص آرزومند تھا قطب ارشاد میرے غریب خانہ پر قدم جمائیں تو میری بگڑی تقدیر سنور جائے بالآخر قطب ارشاد نے ایک جگہ پر قیام کیا شہر بغداد میں بھرپور استقبال کیا گیا۔

سیکڑوں خاصان خدا نے دامن قطب ارشاد پکڑا انہیں خلافت قطب ارشاد نے مزین کیا آراستہ کیا شرف بخشا سیکڑوں خلیفہ بنے۔ بیماروں نے شفا پائی، بے چاروں نے چارہ پایا، مفلسی ختم تھی پورا شہر بغداد رونق افزا تھا چاروں طرف افزائش ایمانی تھی بیابان بغداد گلشن بنا شاخوں پر بلبلوں نے جھولا جھولا پھولوں نے خوشبو بکھیری، پہاڑوں نے مزین کیا نقشہ بغداد پلٹ گیا ایسا آیا جس نے بغداد میں زینتیں نچھاور فرمائیں کون تھا جو پوری قوم انسانیت نے گھٹنے ٹیکے نقاب رخ پلٹی دنیا نے سجدہ کیا ابر فیضان ولایت برسا ایک ایک نے دامن بھرلیا۔ بے پسر، صاحب پسر، بے زر، صاحب ثروت، اقتدار نصیب میں نصب کیا۔ فقیروں نے بادشاہی پائی ذرے آفتاب بنے، پورا نظام بدل گیا، بھکاریوں نے دامن پھیلائے شہنشاہ ولایت نے دامن بھر دیا۔

بی بی نصیبہ پر ترس

خواہران حضرت عبدالقادر جیلانی غوث اعظم میں ایک بہن بی بی نصیبہ تھیں جو بے پسر تھیں خدا نے انہیں پسر نہیں دیا تھا دربار حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث پاک میں التجا غیر مقبول تھی۔ حضور غوث الاعظم نے فرمایا تھا بہن بی بی نصیبہ میں نے محفوظ تختی پر دیکھا تھا تمہاری تقدیر میں پسر نہیں تھا یہ کیس میرے بس میں نہیں جب شہر بغداد میں بدیع الدینؒ قطب وحدت تشریف لائیں انہیں

اپنا مقصد حیات بتانا اپنی التجا کرنا پسر سعید پانا۔ چنانچہ جب قطب ارشاد نے
قدوم میمنت الزوم زمین بغداد پر جمائے حضرت بی بی نصیبہ آئیں دامن پھیلایا
عرض کیا حضور مدتیں گذر گئیں میرے آنگن میں پھول نہیں ہیں میری آغوش میں
بیٹے نہیں ہیں حضور مقصد حیات آپ دیں میری خوشیاں میری تمنا میری آرزو
میری خواہش حضور تیرے پاس ہیں میں نے کتنے اولیاء پر بھروسہ کیا لیکن میری
کہیں بھی پیاس نہیں بجھی ایک پیالہ آپ پلا دیں ایک نگاہ ولایت مجھ پر پڑ جائے
میرا نصیبہ جاگ جائے۔ حضور قطب ارشاد نے آنکھیں بند کیں تو محفوظ تختی پڑھا
تو تحریر تھا نصیبہ تیرے نصیب میں بیٹے نہیں ہیں قطب ارشاد نے فرمایا نصیبہ
تیرے نصیب میں ایک بھی بیٹا نہیں لیکن میں جب بارگاہ بے نیاز میں ملتجی ہوتا
یعنی میری التجا باب اجابت پر دستک دیتی تو سینہ افلاک چیر دیتی تو معلق تقدیر
مطلق بن جاتی جا تیرے نصیب میں سعید ازلی بیٹے ہیں ایک بیٹا مجھے دینا ایک
بیٹا تم لینا۔ عرض کرتی حضور مجھے تسلیم! میں تو اپنا نام چاہتی دونوں بیٹے تمہارے
حضور قطب ارشاد بارگاہ ربوبیت میں التجا گذار تھے یا خدا بی بی نصیبہ پر اپنا خاص
فضل فرما التجا بدیع الدین نے باب اجابت چیرا استجاب پر قبضہ کیا تو بحر تقدیر میں
ہیجان نمودار تھا رب نے محفوظ تختی پر بیٹے تحریر فرمائے حضور قطب ارشاد نے کچھ
دن قیام کیا پھر سمت ایران چلے۔

خشک ستون درخت بن گیا

قطب ارشاد نے بغداد میں تبلیغ فرمائی پھر ایران میں قدوم ممنت الزوم
جمائے بہاروں نے رنگ جمایا مردان ایران از مشرف خلافت تھے ترقی یافتہ نو

جوان حاضر خدمت تھے کتنے امیران وقت نے دامن قطب ارشاد پکڑا خلافت
میں مزہ آیا بدیع الدین کیا پہنچے بہاروں نے فزاں پر تسلط کیا ایران گویا حجاز بن گیا
کفر ایمان میں بدل گیا دوران قیام ایران ایک مرتبہ حضور سیدنا بدیع الدین قطب
وحدت نے وعظ فرمایا اچھا خطاب فرمایا دوران وعظ ایک شخص نے عرض کیا حضور
تمہارے خدا نے جب سبزہ پیدا کیا تو یہ خشک ستون جسے مدتیں گذر گئیں آسمانی بجلی
نے جلا دیا تھا آج بنی نوع انسان نے نوعیت درخت تک نہیں جانتے تمہارے
خالق اشجار نے اشجار میں پھل نکالے تو سامنے ستون بھی سبز ہونا چاہئے اثمار ہونا
چاہئے۔ بدیع الدین قطب ارشاد نے نگاہ ولایت بکھیری فوراً خشک ستون
شاداب بن گیا۔ یہی نہیں پورے درخت پر ناریل نمایاں تھے پھل دیکھے تو پورا شہر
خوشی میں رقص کناں تھا آج تک انہیں پتہ نہیں تھا نوعیت ستون کیا؟ آج
کرامت قطب ارشاد نے واضح کیا آخر یہ ستون کیا۔ سیکڑوں برس پہلے بجلی نے یہ
حلیہ بنا دیا افراد نے ماہیت شجر سمجھی قطب ارشاد نے مقال روز روشن واضح کیا
ناریل......ناریل......ناریل۔ یہ کرامت سب پر روشن تھی سب نے دین مصطفیٰ
پر قائم رہنے پر حلف لیا۔ ایران میں شغل دین مصطفیٰ پورا کیا پھر آپ نے
ہندوستان میں داخلہ فرمایا بعض بلاد ہندوستان میں تبلیغ دین مصطفیٰ فرمائی پھر ایک
بار غم فراق مصطفیٰ نے پاش پاش کیا آنسو چھلک پڑے سمت مدینہ سفر شروع کیا
راستہ میں صرف تبلیغ فرمائی ارکان حج، مناسک حج نہایت سلیقہ بمطابق سنت نبویہ
پورے فرمائے پھر شوق زیارت گنبد خضریٰ نے بے چین کیا۔ مدینہ میں داخلہ فرمایا
سایہ گنبد خضریٰ میں باادب بیٹھے مشغول بالصلوۃ تھے آواز سنائی پڑی بدیع الدین
ہندوستان میں تمہارا مدفن میں نے متعین کیا جاؤ دین پھیلاؤ حضور قطب ارشاد
نے سنا آنسو نکل پڑے فرمان نبی پر ناچار تھے چلے۔

غوث اعظم پرنوازش

حضرت قانی نے الکواکب الدرائیہ میں بیان کیا اطراف سعودیہ میں قطب ارشاد ہدایت فرماتے فرماتے بغداد میں رونق پذیر تھے افراد بغداد نے چوطرفہ ہجوم بنالیا پورے شہر بغداد میں شہرہ ہوتھا بہ برکت بدیع الدین تلخیاں شیرینی میں تقسیم ہوئیں کانٹے پھول بنے پھولوں میں نکہت بڑھی تاجوران بغداد نے گھٹنے ٹیکے امامت جھکی ولایت بغدادانگشت بدنداں کیسا میر ولایت آیا تاجوری ناز بردار پورے بغداد میں آج مسرتیں ہیں خوشیاں ہیں شادمانیاں ہیں پورا شہر مست لیکن عبدالقادر جیلانی جنہیں دنیا مرحبا کہتی غوث الاعظم پر جلالی کیفیت نمایاں تھی خودغوث الاعظم پریشان تھے جب نظر اوپر کرتے پرندے جل بھن جاتے جب سبزے پرنظر کرتے سبزہ جل جاتا درخت خشک ہوتا جدھر نظر کرتے جو سامنے آتا لقمہ اجل بن جاتا جب قطب ارشاد نے کیفیت سمجھی فرمایا عبدالقادر جیلانی یہ کیا کیفیت بنائی خدا نے ہمیں نسل سید کائنات جناب مصطفیٰ میں پیدا کیا تمہیں لازم نہیں تم اقلیم ولایت پرتاجداری حیثیت رکھتے اپنی حالت سنبھالو عرض کیا حضور جدالاجداد میں نے بار بار کوششیں کیں لیکن حالت بدلتی نہیں نہ جانے کیا کیفیت بنی اب آپ نگاہ لطف نگاہ عنایت میری جانب فرمائیں۔

حضور قطب ارشاد نے فرمایا بدیع الدین میری جانب دیکھو ایک نقاب پلٹی نگاہوں میں نگاہیں پڑیں جمال بدیع الدین نے جلال غوث پر کمند بچھایا دیکھتے دیکھتے جلال کافور یہ صدقہ قطب ارشاد تھا غوث پر نہ جلال تھا نہ نشان جلال۔ بدستور پچھلی حالت پر پہنچے پھر کبھی جلال نہ قریب آیا پوری زندگی جمال میں گذری۔

جانمن جنتی

بارہ برس پہلے قطب ارشاد نے حق نصیبہ میں التجا فرمائی تھی آج تمنائے قطب ارشاد پوری تھی آغوش نصیبہ میں چاند سورج تاباں تھے ایک بیٹا خدمت قطب ارشاد میں دینا تھا نہلایا بالوں میں تیل کھپایا بال سنوارے کاجل آنکھوں میں رشک جسم بنا زینت جسم بنا انگلی پکڑی سمت قطب ارشاد چلیں پڑوسن مستورات نے پوچھا نصیبہ بیٹے کیوں گنوانے پر تلی بدیع الدین کہیں مقیم نہیں رہتے مسافر پر بھروسہ کرتی آج یہاں پرسوں کہیں خدا جانے بغداد میں پھر نہ آئیں تمہارے بیٹے تم سے چھوٹ نہ جائیں تم جوش میں ہوش نہ گنواؤ تمہیں ہمیشہ ان بیٹوں پر رونا پڑسکتا۔

نصیبہ نے عرض کیا میرا پیمان تھا میں نبھانے چلی مستورات نے عرض کیا بہانہ بناؤ موت نے لقمہ بنالیا چھوٹا بیٹا بدیع الدین قطب الاقطاب خود نہیں مانگ سکتے چنانچہ سیدہ بی بی نصیبہ الجھتی گھبراتی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں عرض کیا حضور بڑا بیٹا جو بخدمت حضور میں بطور تحفہ پیش کرنا چاہتی تھی لقمہ اجل بنا بالائے منزل پھسلا موت نے آغوش میں لیا حضور قطب ارشاد نے غیض میں فرمایا کیا بڑا بیٹا لقمہ اجل بن گیا اتنا پوچھنا تھا جمال الدین بالائے منزل پھسلا موت نے اچک لیا؟ پڑوسی بھاگتے بھاگتے بی بی نصیبہ تک پہنچے سب نے بیک زبان عرض کیا نصیبہ تمہارا بیٹا لقمہ اجل بن گیا نصیبہ روتی پیٹتی سمت مکان بھاگیں۔ بدیع الدین قطب ارشاد نے فرمایا جاؤ پوچھنا بی بی نصیبہ کیا موت میں بھی تیرا حق باقی تو لاش تیری ورنہ پیمان پورا کیا جائے۔ بی بی نصیبہ نے سوچا لاش میں باقی؟ جب زندگی میری نہیں تھی لاش بخدمت اقدس دینا نعش خلیفہ نے

خدمت میں پہنچائی۔ حضور قطب وحدت نے بال پکڑے فرمایا قم باذن الرحمان جان من جنتی بیٹھ جا، جانمن جنتی ذائقہ حیات میں مست تھا قطب ارشاد نے جانمن جنتی خطاب عنایت فرمایا بی بی نصیبہ نے دیکھا نعش میں نسخہ حیات ودیعت کیا تو بی بی نصیبہ نے چھوٹا بیٹا سید بادیا پابھی خدمت میں پیش کیا عرض کرتی حضور میں نے لباس خطا پہنا میں سزاوار مجھے معذرت چاہئے مجھے معاف فرمایئے دونوں بیٹے تربیت قطب ارشاد میں چلے۔ قطب ارشاد نے بال پکڑے اٹھایا تب جمال الدین نے یہ عزم کیا اب کبھی بال نہیں تراشے جائیں چنانچہ یہیں پر ملنگان پاکباز نے وجود پایا آج بھی ملنگ موجود ہیں۔

قطب ارشاد خراسان میں

بغداد میں تبلیغی سفر ختم کیا پھر آپ نے سمت خراسان سفر شروع کیا ایک مدت تک آپ نے خراسان میں مشعل ارشاد جلائی جس نے کفریہ تاریکیوں پر غلبہ پایا اندھیرا ختم کیا نور ایمان بکھیرا فضائل نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ امت تک پہنچائے جسے افراد خراسان نے قبول کیا تلقین آئین مصطفیٰ فرمائی کدورتیں نابود فرمائیں حق اجاگر فرمایا۔ قتل، غارت ختم کیا نفرتیں محبتوں میں بدلیں جوگی پیرو مصطفیٰ بنے تشدد ختم کیا بھائی چارہ اخوت محبت قلب میں بٹھائی تلخیاں شیرینی میں بدلیں پورے خراسان میں پرچم دین بلند کیا پھر آپ سمت کعبہ چلے۔

حج شریف

کعبہ شریف میں آپ نے داخلہ فرمایا فرائض حج طواف وغیرہ نہایت عقیدت کشی میں پورے فرمائے کبھی صفا وغیرہ پر کبھی میدان عرفات میں کبھی منی

میں کبھی جمرۃ العقبیٰ پر سبھی فرائض پورے فرمائے پھر مدینہ منورہ میں داخلہ فرمایا بحضور قلب آپ بیٹھے تھے حضور نے حضوری فرمائی، فرمایا بدیع الدین ہندوستان میں میرا دین پھیلاؤ آپ روتے بلکتے سمت نجف اشرف چلے۔ جب آپ نے بارگاہ مرتضویہ میں داخلہ فرمایا تو باادب بیٹھے رحمتیں بھیجیں مشکل کشا شیر خدا نے منصب فردانیت پر فائز کیا۔

مرقد پرانوار جناب مشکل کشا پر چند ایام تک اقامت پذیرائی فرمائی سید جمال الدین جانمن جنتی نے شوق حبس النفس ظاہر کیا تو قطب ارشاد نے باقاعدہ تربیت فرمائی برائے مزید ترقی حبس النفس فرمایا جمال الدین جانمن جنتی تم یہیں مرقد شیر خدا پر مشاقی کرنا یعنی مشق حبس النفس کرنا پھر آپ سمت ہندوستان چلے راستے میں تمام تکالیف اٹھانی پڑیں! انہیں منظور مصائب جھیلے انہیں منظور لیکن فرمان نبی پر ذرہ برابر بھی دیری منظور نہیں چلتے چلتے ہندوستان میں داخلہ فرمایا شہر، شہر، قریہ قریہ سیاحی فرماتے تبلیغ دین متین کرتے کبھی سنن نبویہ پر افراد ملت جمع ہوتی کبھی بھائی چارہ میں انسانیت باندھی جاتی کبھی تلخیوں پر شیرینی بنتی جاتی کبھی کفر پر ایماں غلبہ پاتا کبھی ایوان کفر پر زلزلے آتے اندھیروں پر نور سحاب برستے گرتے سنبھالے جاتے کبھی اغیار پر رحمتیں نازل فرماتے کبھی یتیموں پر دست شفقت پھیرتے کبھی راجستھان میں، کبھی مدھیہ پردیش میں کبھی مہاراشٹر میں کبھی کرناٹک میں کبھی کنیا میں کبھی کشمیر میں کبھی پورب میں کبھی پچھّم میں کبھی اتر میں کبھی دکھن میں کبھی پستیوں پر کبھی بلندیوں پر تبلیغ فرماتے۔ ایک رات آپ فراق طیبہ میں بے چین تھے پوری رات یاد طیبہ میں گذری صبح فرمایا سب خلفا میرے ساتھ طیبہ چلیں فوراً سب نے رخت سفر باندھا سمت طیبہ چلے

چلتے چلتے آپ کرمان پہنچے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے اکتساب فیض کیا

کرمان میں حضرت خواجہ سید معین الدین حسن چشتی سنجریؒ رونق پذیر تھے انہوں نے سنا بدیع الدین قطب ارشاد کرمان میں جلوہ افروز ہیں تو اکتساب فیض کرنے میں کوتاہی نہیں برتی۔ خدمت عالیہ میں بیٹھے عرض کیا حضور اقدس حالات ہندوستان بیان کریں مجھے بھی فرمان نبی نے جانے پر مجبور کیا حضور مجھے کچھ بھی خبر نہیں آخر کیا کریں۔ حضور قطب ارشاد نے فرمایا ہندوستان میں کفر تھا ایمان کہیں نہیں تھا کفر پرستی تھی خدا پرستی کہیں نہیں تھی مہمانوں پر ظلم کیا جاتا تھا مہمان نوازی کہیں نہیں تھی جوگی تھے صوفی نہیں تھے رہزن تھے رہبر نہیں تھے اب کفر ایمان میں بدل گیا کفر پرستی خدا پرستی میں بدلی، اب مہمان نوازی ہوتی جو جوگی تھے صوفی ہیں رہزن رہبر ہیں پہلے جیسے حالات اب نہیں ہیں، اب کہیں کہیں جوگی کہیں کہیں کافر ہیں بقیہ احتیاط برتنا تمہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں تم سنت نبویہ پر ہمیشہ چلنا اتنا فرمایا پھر سینہ دبوچا دروازۂ رحمت باب کرامت منکشف تھے۔ پھر آپ سمت کعبہ معظّمہ غریب نواز سمت ہندوستان چلے۔

حج شریف

حضور قطب ارشاد نے کعبہ معظّمہ میں داخلہ فرمایا ارکان حج نہایت عقیدتمندانہ طریقہ پر پورے فرمائے مدینہ منورہ میں داخلہ فرمایا سنہری جالیاں تھام لیں پلکوں پر آنسو چھلک پڑے نبی محترم نے شرف دیدار بخشا فرمایا بدیع الدین ہندوستان جاؤ فرمان نبی پر ناچار سمت نجف اشرف چلے مرقد شیر خدا

پر پہنچے رحمتیں بھیجیں کچھ دن قیام فرمایا پھر جانمن جنتی خواہرزادہ غوث اعظم جنہیں برائے مشق حبس النفس بٹھایا تھا ساتھ میں لیا سمت ہندوستان سفر کیا۔

تین دن تک خاموشیاں نہ ٹوٹیں

حضور قطب وحدت جب ہندوستان میں داخلہ فرمایا تو بمطابق پیمان پہلے اجمیر میں پہنچے پھر پہاڑ پر چلہ کشی فرمائی حضرت سید معین الدین غریب نواز ؒ پر اطلاعاتی خبر پہنچی سامنے وجود قطب ارشاد تھا برائے ملاقات برائے اکتساب فیض پہاڑ پر پہنچے آج غریب نواز بہت خوش تھے۔ مقصد ہاتھ میں تھا لیکن بات چیت میں سبقت نہیں تھی نہ بدیع الدین بولے نہ غریب نواز تین روز تک خاموش بیٹھے بیٹھے چلے یہ ایسے قدسی صفات تھے خاموشی میں بھی بولتے تھے آنکھیں بند کریں تو بھی دیکھتے تھے تین روز تک نہ جانے کیا کیا راز خاموشی خاموشی میں منکشف تھے تین روز بعد خواجہ صاحب زمین پر اترے لیکن قطب ارشاد پہاڑ پر موقوف تھے۔ اہلیان اجمیر نے خوب خوب تر استفادہ کیا تبلیغ دین حنیف ترقیوں پر گامزن تھی۔

آہنی چنے خلفا نے چبائے

قطب ارشاد نے جب خوب خوب ترقی دین میں درجہ پالیا تو جماعت بڑھتی بڑھتی چلی یہاں تک جوگیوں نے مباحثہ شروع کیا۔ اور ناتھ (ادھر ناتھ) نامی جوگی نے جس سراپا پر نظر بکھیری تو جسم قطب ارشاد محیط انوار مرکز تجلیات پر نظر نہ جمی نظریں جھکائے ہوش فاختہ قریب آیا عرض کیا قطب ارشاد تم نے ہندوستان میں چاروطرف ہزار ہا ہزار مسلمان بنائے میں نہیں جانتا تم نے کتنا نام پیدا کیا پورے ہندوستان میں تمہارے نام لیوا موجود ہیں تم نے

ہندوستان میں دین مصطفیٰ پھیلانا شروع کیا تم میری طاقت نہیں جانتے میں نے
پانی میں آتش پیدا کیا آتش میں پانی، قطب ارشاد تم میرے یہ آہنی چنے چباؤ
قطب ارشاد پر آشکارا تھا آہنی چنا جادوئی حیثیت پر مبنی تھا آپ نے فرمایا میرا
روزہ ہمیشگی پر مبنی میرے خلفا کھانا کھاتے ہیں پانی پیتے ہیں چنے بھی چبالیتے ہیں
آپ نے ایک ایک چنا تمام خلفا میں تقسیم فرمادیا خلفا نے اپنا اپنا چنا چبالیا ایک
چنا باقی تھا جسے قطب ارشاد نے پہاڑ پر بودیا فوراً پودا نکلا دیکھتے دیکھتے تناور
درخت بن گیا چنے بھی نکلے جسے دیکھا تو جوگی ہوش میں نہیں تھا جب ہوش میں آیا
تو تشہد پڑھا داخل ایمان بن گیا تمام جوگیوں نے دین مصطفیٰ قبول کیا۔ پیڑ ابھی
کچھ زمانہ تک موجود تھا۔ بعض اہلیان شہر نے چنے کھاتے کھاتے بیچنا شروع کیا تو
تقریباً تیس پیتس برس پہلے پیڑ جل گیا۔

باون چوروں نے دین مصطفیٰ قبول کیا

حضور قطب ارشاد نے میوات میں داخلہ فرمایا تو پہاڑ پر قیام کیا تمام خلفا
قرب میں جمع تھے اہلیان میوات نے جب یہ خبر سنی قطب ارشاد پہاڑ پر موجود ہیں
تو ایک آن میں اژدہام کثیر قرب بدیع الدین جمع تھا سید بدیع الدین قطب ارشاد
مخاطب تھے ایک خدا نے دنیا پیدا فرمائی پانی خدا نے پیدا کیا تمام خلقت خدا نے
بنائی فرمایا کن فیکون، مشیت ایزدی جب چاہے قیامت پھوٹ پڑے خدا نے
پوری مخلوق پر احسان جتایا انسان روزی رزق تلاش کرتا تو اخدا، بے حساب دیتا تم
دولت پر غرور نہ کرنا عاجزی تمہارا اشعار ہونا چاہئے روز قطب ارشاد خطاب فرماتے
روز دنیا اکتساب فیض کرتی ایک رات باون چور پہاڑ پر (جہاں قطب ارشاد چلہ کش
تھے) چڑھے چوری مقصد میں تھی قریب بڑھے جتنا قریب جاتے ہیبت قطب

ارشاد اتنا پیچھے ڈھکیل دیتی امیر قافلہ نے کچھ قدم بڑھائے عتاب قطب ارشاد نے
انہیں اندھا بنادیا سب زار وقطار روتے پیٹتے حضوری قطب ارشاد میں مچلتے تھے
عرض کرتے تھے حضور میں نے خطاؤں پر خطائیں کیں میں سمجھتا تھا آپ صاحب
ثروت ہیں میں نہیں سمجھتا آپ صوفی ہیں، فقیر ہیں، حضور میں بغرض چوری آیا تھا
اب میں پشیماں تیرے حضور میں حاضر قطب ارشاد نے سب پر دست شفقت پھیرا
نگاہ ولایت نے دنیا میں ہیجاں پیدا کیا سب اندھے تھے قطب ارشاد نے آنکھیں
بخشیں کرامت قطب ارشاد نے اثر کیا سب باون چوروں نے قبول دین مصطفیٰ[1] کیا
سب مرید بنے، خلیفہ بنے، سب بملقب لقب باون گوتر تھے قطب ارشاد نے
انہیں ایک لقب عنایت فرمایا ان میں چوہڑ بھی تھے قطب ارشاد نے انہیں
بنی[1] نام دیا علاقہ میوات میں چوہڑ نامی میلہ ہوتا تھا۔

طواف بدیع الدین حج شیخ[2]

جس زمانے میں بدیع الدین قطب عالم سورت میں مقیم تھے بعید از قیاس
قرب بدیع الدین میلہ ہوتا تھا ہزاروں ہزار افراد اکتساب فیض کرتے تھے یوں
مانو، پستیاں، بلندیوں پر ہوتی تھیں ذرہ آفتاب نظر آتے تھے فقیر بادشاہ تھے
قطب ارشاد نے اتنا تبلیغی شغل کیا چاروں طرف اژدہام کثیر تھا آپ فرماتے تھے
خدا نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی لیکن تم نہ روزہ
رکھتے نہ نماز پڑھتے نہ حج کرتے نہ زکوٰۃ دیتے تم مسلمان تمہیں اپنا طریقہ یاد
نہیں الغرض تبلیغ اتنی موثر تھی کافر آتے صاحب ایمان بن جاتے تھے شہادت
دیتے تھے مسلمان بن جاتے تھے۔ انہیں ایام میں ایک قافلہ سمت کعبہ روانہ تھا
راستے میں جب شہرہ قطب ارشاد سنا تو شیخ بخدمت عالیہ پہنچا شیخ نے جام بیعت

[1] اسلام [2] محمد لاہوری

چاہا ساقی معرفت نے سیراب کیا سب سمت کعبہ چلے لیکن شیخ بدیع الدین قطب وحدت میں مست تھے بے خود تھے خلافت بدیع الدین میں اتنا مزہ تھا شیخ نے حج فراموش کیا طریقت میں منازل پہ منازل ملتی رہیں منازل ولایت میں اتنے اونچے پر پیر تھے نہ پیمائش بلند آسمان نہیں تھی ابھی پانچ مہینے بیت چکے تھے اچانک حج یاد آیا قلب میں نئے نئے خیالات جنم لیتے تھے کاش میں یہاں نہ ہوتا تو کعبہ میں ہوتا حجاج کعبہ میں میں یہاں الغرض عجیب عجیب حالات حاشیہ ذہن پر جنم لیتے تھے دنیا عرب میں مصروف میں یہاں پھر کچھ دن بعد یوم حج نے بھی نزول کیا حضرت شیخ غمگین تھے آنکھوں میں آنسو تھے بال الجھے تھے چہرہ پریشان تھا حضرت سید بدیع الدین نے پوچھا شیخ کیوں ہمیشہ روتے رہتے اتنا سننا تھا شیخ پھر پھوٹ پڑے عرض کیا حضور میں سمت کعبہ برائے حج چلا تھا شہرہ حضور سنا تو خدمت جناب میں قیام کیا مرید بھی بن گیا خلیفہ بھی بن گیا لیکن میرا حج چھوٹ گیا میں سکون نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا مجھے کعبہ سمجھ میرا طواف ذریعہ نجات بنا چنانچہ شیخ نے طواف قطب ارشاد کرنا اپنا شعار بنالیا شیخ دیکھتے ہیں مطاف میں ہیں مزدلفہ میں ہیں، منیٰ میں ہیں جمرۃ العقبیٰ پر ہیں مقام ابراہیم پر ہیں حسب ترتیب واجبہ۔ پھر مدینہ منورہ پہنچے سنہری جالیوں میں بارگاہ خیر الانام میں رحمتیں بھیجیں آنکھیں کھلیں تو خود پیش بدیع الدین اقامت پذیر تھے خوش تھے شادمان تھے فرحان تھے میرا حج منزل قبولیت پر تول دیا گیا لیکن پھر ایک دن غموں نے گھیر لیا عقل نے یہ نتیجہ اخذ کیا شیخ تم نے عرب نہیں دیکھا کعبہ نہیں دیکھا یعنی خود نہیں پہنچے تو حج کیسے مانا جائے خطرات قلب نے جھنجھوڑ دیا چلو میاں کعبہ معظّمہ پلکوں پر آنسو تھے ہچکیاں بندھی تھیں جانماز، تسبیح، بستر، بغل میں

دبایا چلے آپ نے فرمایا شیخ بغیر اجازت ؟ عرض کیا حضور وطن نہیں سمت عرب چلے ہیں پوچھا کیوں عرض کیا میں برائے حج نکلا تھا راستہ میں شہرہ حضور سنا تو توقف کیا آپ نے اپنا طواف بھی کرایا لیکن مجھے سکون نہیں ملتا پوچھا کیوں عرض کیا شریعت میں حج کعبہ فرض !!! نہ طواف بدیع الدین، مجھے یہاں تسکین نہیں ملتی اب یہاں کیا کریں مجھے آپ جانے دیں آپ نے فرمایا شیخ میرے قریب بیٹھو۔ قریب بیٹھے۔ فرمایا اپنا تصور، کعبہ میں پہنچا دو پھر کیا تھا تصور مدینہ میں کیا پہنچے حقیقت میں کعبہ میں پہنچے چھ مہینے تک کعبہ میں توقف فرمایا پھر جب یوم حج آیا طواف کیا زمزم پیا عرفات میں توقف کیا صفا وغیرہ پر بھاگے مدینہ میں پہنچے سنہری جالیوں میں رحمتیں بھیجیں ایک ایک رکن پورا کیا آنکھیں کھولیں قرب قطب ارشاد تھے اب شیخ نے سمجھ لیا واقعی حج پورا کیا بقیہ تمام زندگی ساتھ میں بسر فرمائی۔

قطب ارشاد جے پور میں

تمام دنیا میں حقائق پر مبنی خطابات فرماتے فرماتے آپ جے پور میں افزائش رونق بنے قرب میں جتنے قریات دیہات حلقہ پرگنے موجود تھے سب میں خبر پھیلی بدیع الدین قطب ارشاد جے پور میں جلوہ فرما ہیں نہ جانے کتنے افراد اکتساب فیض کرنے روز قرب بدیع الدین جمع ہوتے تھے بے دین آتے صاحب دین ہوتے کافر آتے مسلمان ہوتے فاسق آتے مومن ہوتے جوگی آتے صوفی ہوتے مسلمان آتے قطب ہوتے چور آتے محافظ بن جاتے رہزن آتے رہبر ہوتے۔ تبلیغ قطب ارشاد نے اتنا اثر کیا ایمان شہرہ آفاق پر پہنچا۔ جے پور میں قلعہ آمیر میں چلہ بدیع الدین مرکزی حیثیت بنا۔

کالپی میں

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد نے کالپی میں داخلہ فرمایا کالپی میں چارسمت کفر تھا چراغ نور حق روشن نہ تھا وحدانیت پر پردہ پڑا تھا لیکن جب آپ نے اپنا نور وصف کالپی میں روشن کیا تو اطراف میں اکناف میں چارسمت اجالا پھیل گیا۔قرب بدیع الدین قطب وحدت اتنا مجمع تھا جیسے میلہ یا شہر، اشخاص پر ایک خاص اثر یہ تھا ایسا انسان جس نے برسوں کھانا نہیں کھایا پانی نہیں پیا لباس نہیں بدلا یہ تمام عجائبات دیکھے تو افراد کالپی بحر استعجاب میں مستغرق تھے۔افراد کالپی نے التجائیں بارگاہ خدا میں پیش فرمائیں ایک ایک التجا خدا نے سنی مریضوں نے چھٹکارا پایا کافروں نے دین پایا چارسمت نور ایمان بکھرا اجالا پھیل گیا قاسم ولایت نے زمین کالپی پر اپنی سلطنت قائم فرمائی مدینۃ الاولیاء خطاب عنایت فرمایا پھر آپ نے ایک قصبہ میں رونق بخشی۔

گھاٹم پور

آپ نے ایک قصبہ میں داخلہ فرمایا تمام افراد قصبہ تشنہ لب تھے آپ نے انہیں شراب معرفت پلایا پورے قصبہ پر ایمانی چادر تانی افراد پر خاص رحمت برسی کفر جاں بلب تھا شہوت، لالچ ختم تھا۔انسانیت بام عروج پر تھی انسانیت پروقار تھی، بدعت، ضلالت، تارتار تھی۔آپ جب ایک نقاب رخ پلٹتے تھے مخلوق سجدہ میں چلی جاتی تھی۔

بادشاہ پر بارش وراثت

جب بادشاہ نے شہرہ آفاق قطب ارشاد سنا تو خالی دامن پھیلائے خدمت

میں چلا آیا عرض کیا حضور آپ نے کتنے بے جان تنکوں میں جان القا فرمائی کتنے مصیبت زدہ آفتوں میں تھے پھر آپ نے باہر نکالا ایک ایک بھنور میں پھنسا بیڑا آپ نے پار کیا کتنے نابینا نعمت نور میں ڈوبے میں بھی تمہارے پاس دامن پسارے بیٹا مانگنے آیا تم نگاہ ولایت مجھ پر بکھیرو میں بھی تمہارا مرہون منت بن جاؤں۔ حضور قطب ارشاد نے بارگاہ بے نیاز میں عرض کیا یارب بادشاہ وقت پر اپنا خصوصی فضل فرما بیٹے جیسی نعمت بیٹے جیسی دولت عنایت فرما پھر آپ سمت جونپور چلے ایک برس بعد وارث سلطنت رب نے عنایت فرما دیا بادشاہ نے بہ خوشی دست قطب ارشاد پر دین قبول کیا بقیہ تمام زندگی تقویٰ، طہارت میں گذاری۔

قاضی شہاب الدین نے تعصب برتا پھر اعتقاد جتایا

قاضی شہاب الدین دولت آبادی جید، متبحر، مفتی تھے بڑے بڑے فضلا میں شمار تھا۔ بادشاہ جونپور نے انہیں درباری مفتی قرار دیا بڑے بڑے فضلا میں شمار کیا جاتا تھا۔ بادشاہ ابراہیم شرقی جونپوری نے انہیں ہمیشہ بہ نظر احترام دیکھا ہمیشہ زبردست احترام کیا یہاں تک جب دربار میں مجلس سجتی تھی تو شاہی قرب خاص میں یعنی نزدیک تخت شاہی ایک مسند بچھائی جاتی تھی جس پر حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی بیٹھتے تھے۔ بادشاہ نے انہیں اتنا بڑا مقام دیا تھا جسے سمجھنا بڑا مشکل تھا۔ ایک بار قاضی صاحب بیماری میں مبتلا تھے کافی علالت نے گھیر لیا تھا جب مجلس شاہی میں نہ پہنچے تو بادشاہ نے طلب کیا پتہ چلا قاضی صاحب بیمار ہیں بادشاہ ابراہیم شرقی نے شاہی حکیم بھیجے علاج شروع کیا گیا لیکن فائدہ ذرہ برابر نہیں دیکھا گیا تو ابراہیم شرقی نے ایک پیالہ پانی لیا۔ ہاتھ میں پکڑا طواف قاضی صاحب کیا پھر بارگاہ خدا میں ملتجی تھا یا بے نیاز، معبود حقیقی، قاضی صاحب

صحت پائیں، تندرستی پائیں۔ نعم البدل میں مجھے بیماری میں مبتلا فرما۔ حضور قطب ارشاد نے جب جونپور میں داخلہ فرمایا تو بادشاہ ابراہیم شرقی وارفتگی شوق میں ملنے آیا دیکھتے دیکھتے گرویدہ بن گیا بادشاہ پر عشق دیکھا تو رعایا نے بھی عشق قطب ارشاد اپنایا جب قاضی صاحب نے دیکھا دنیا عشق قطب ارشاد میں وارفتہ بنی جاتی تو قلب قاضی شہاب الدین میں تعصب نے جنم لیا متعصب بنے کبھی کبھی خلاف بدیع الدین قطب وحدت زبان درازی بھی کیا کرتے تھے بیان بازی بھی کرتے تھے قلب بادشاہ میں جائے بدیع الدین الفت قطب ارشاد انہیں پسند نہ تھی بس سوچا وچاری میں مشغول رہتے تھے کہیں غلطی پکڑیں بادشاہ تک پہنچائیں لیکن بدیع الدین قطب وحدت جو سراپا خلیق تھے غیور تھے خلاف سنت زندگی نہیں گذارتے تھے۔ جب کچھ نہ بنا تو قاضی شہاب الدین نے چند سوالات بخدمت بھیجے یہاں صرف جوابات پر اکتفا کیا جوابات میں اعتراضات چھپے ہیں۔

جوابات

خلاصہ مکتوب شریف۔ ازسید بدیع الدین حلبی شامی

تمام تعریفیں برائے رب کائنات جل مجدہ تمام رحمتیں بھیجتیں ہیں مصطفیٰ جان کائنات پر برادر قاضی شہاب الدین تمہارے سوالات پڑھے پہلا اعتراض ایک خلیفہ سید زیادہ مقرب کیوں؟ باقی خلفا بعید کیوں؟

اعتراض ثانی حدیث شریف میں ورثۃ الانبیاء کیا ان اشخاص میں صادق آتا جو دین جانتے ہیں؟ یا یہ اشخاص نہیں؟

یعنی جانشین انبیاء کون افراد ہیں کیا یہ جنہوں نے میری مثل تحصیل تعلیم کیا یا ایسی تعلیم جو میں نے یا میرے مثل فضلا نے نہیں پائی؟

جواب

حدیث قدسی میں آیا اولیائی تحت قبائی یعنی میرے اولیاء میرے دامن تلے ہیں انہیں بجز میرے دنیا نہیں جانتی جو قلوب الافراد متحمل تجلیات خداوندی بارگاہ خدا میں بنائے جاتے ہیں ان خاصان خدا پر خاص توجہ دیتے ہیں۔ تمام افراد متحمل تجلیات خداوندی نہیں بنائے جاتے غیرت خداوندی ایسے افراد پر خاص نظریں بکھیرتی سید صاحب جو تقرب یافتہ ہیں میں نے خود انہیں موقعہ نہیں دیا انہوں نے من جانب الغفار مقام پایا مجھے جو فرمان دیا جاتا میں بمطابق فرمان تعمیل کرتا اب افراد چاہے کچھ بھی خیال کریں۔

جواب اعتراض ثانی

ورثۃ الانبیاء میں صاحبان معرفت جوڑے جاتے ہیں جتنے رموز متناہی انبیاء علیہم الصلات پر منکشف فرمائے جاتے ہیں وارثان پر جانشینوں پر پرتو ضروری ورنہ جانشینی صادق نہیں جو افراد عارفان حق ہیں ان پر رموز خداوندی منکشف فرمائے جاتے ہیں حقیقی وارثان انبیاء میں بروز حشر یہی افراد خاص طریقہ پر ممتاز نظر آتے ہیں یہ باتیں ظاہری تعلیم پر مبنی نہیں ہیں بے شک برائے تعلیمات باطنی ظاہری تعلیم بھی سخت، مشکل صاحبان ظاہر جب صاحبان باطن بنتے ہیں تو حقیقی وارثان انبیا بن جاتے ہیں ورنہ نہیں ان پر انکشافات باطنی منکشف نہیں فرمائے جاتے برائے وراثت انبیاء انتخاب افراد مخصوص کیا جاتا برائے تحصیل تعلیم ظاہری سخت مشکلات سامنے آتی ہیں قلب مطمئنہ غموں میں ڈوب جاتا۔ تحصیل تعلیم باطنی میں رموزات عالمین منکشف فرمائے جاتے ہیں

تحصیل تعلیم باطنی میں یقین قلب میں پیدا کیا جاتا۔ روز بروز قلبی تسکین بڑھتی جاتی یہی تعلیم خلاصہ قرآن خلاصہ احادیث عنایت فرمائی۔ حقیقتاً جو تعلیم مباحثہ میں پڑ جاتی درمیان عبد، معبود حجاب اکبر بن جاتی یہی تعلیم باطنی درمیان خالق مخلوق حجابِ اکبر بن جاتی یہ معافی حجاب اکبر ہیں ایک فقرہ معنی از دان پاتا جب تک باطنی تعلیم نہ پڑھے میسر نہیں آتی ظاہر تعلیم حجاب اکبر بنتی یعنی مانع قرب خداوندی، شیخ شیرازی نے فرمایا بے پڑھا خدا تک نہیں پہنچتا جو اشخاص یہ تعلیم تحصیل لیتے ہیں ان پر انکشافات تمام حجابات ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ مختصر میں نے یہاں تحریر کیا مکتوب بدیع الدین محققانہ تھا جب یہ مکتوب قاضی صاحب نے پڑھا تو اتنا تاثر لیا شوق زیارت قطب ارشاد پیدا کیا بے تابانہ سمت بدیع الدین چلے خدمت عالیہ میں پہنچے معافی چاہی جام بیعت پیا دستار خلافت باندھی بقیہ تمام زندگی ساتھ میں گذاری۔

کنتور میں رونق افروز

حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب ارشاد جب کنتور میں پہنچے تو یہاں بھی بکثرت رجوعات خلق نظر آئیں۔ خلقت خدا نے بہت استفادہ کیا اشخاص کنتور جوق جوق آتے ہیں دامنوں میں جواہرات آرزو بھرتے ہیں مقصد پاتے ہیں وہیں کنتور میں ایک تبحر فاضل کنتوری صاحب تھے جو متعصب مقام قطب ارشاد تھے اتنا بڑا مقام انہیں میسر نہ تھا تعصب برتا ایک بار مناظرہ بھی کیا۔

مناظرہ

قیام قطب ارشاد ایک مسجد میں تھا جس مسجد میں قاضی صاحب منصب

ا؎ علامہ محمود الدین

امامت پر فائز تھے۔ جب وقت نماز آیا قطب ارشاد نے شروع وقت میں نماز باجماعت پڑھائی قاضی صاحب مقتدائے مسجد تھے جب انہوں نے دیکھا قطب ارشاد شروع وقت میں نماز پڑھاتے ہیں تو قاضی صاحب غصے میں کچھ بڑبڑاتے ہیں جب قطب وحدت نے نماز پوری فرمائی تو قاضی صاحب نے بزعم امامت مخاطب کیا قطب وحدت تم نے میرا انتظار نہیں کیا قطب ارشاد نے فرمایا حدیث میں آیا نماز شروع وقت میں پڑھنا چاہیئے تم تھے نہیں تو میں نے پڑھائی باقی ماندہ اشخاص ہیں انہیں تم پڑھانا۔ نزدیک قاضی صاحب جماعت ثانی میں کراہت پائی جاتی تھی قاضی صاحب نے مباحثہ شروع کیا آواز میں گرج تھی لہجہ میں طنز تھا انداز میں بھی غصہ تھا قطب ارشاد نے سوچا مباحثہ، جھگڑا، نہ بن جائے آپ نے فرمایا قرآن مجید میں دیکھو قاضی صاحب نے سخت لہجہ میں خطاب کیا میرا فرمایا میں بغیر قرآن کچھ نہیں بولتا قطب ارشاد نے قرآن مجید منگوایا قاضی صاحب نے قرآن مجید ہاتھ میں لیا قطب ارشاد نے فرمایا ورق پلٹو قاضی صاحب نے جو بھی ورق پلٹا بغیر تحریر نکلا قاضی صاحب تصویر حیرت بنے تھے متحیر تھے ایسا واقعہ پہلی بار دیکھا تھا کچھ یاد آیا پوچھا نام حضور پاک! قطب الاقطاب نے فرمایا بدیع الدین ''بدیع الدین'' سنا تو یاد آیا۔ قاضی صاحب بہت پہلے بخدمت شیخ ابوالفتح شطاری بغرض بیعت حاضر تھے شیخ ابوالفتح شطاری نے فرمایا تھا تم میرے ہاتھ پر مرید نہ بنو خدا نے تمہیں بانصیب کیا۔ تمہیں شیخ سید بدیع الدین قطب ارشاد نے اپنی غلامی میں چن لیا منتخب کیا تمہارے پیر سید بدیع الدین قطب ارشاد حسنی حسینی ہیں آج میرا نصیبہ جاگا فوراً قدموں پر پڑے معافی چاہی تو دامن قطب ارشاد میں جگہ پائی لیکن قطب

ارشاد نے فرمایا پہلے اپنی پچھلی تعلیم بھلاؤ عرض کیا حضور میرے بس میں نہیں میرے اختیار میں نہیں آپ نے فرمایا اپنی زبان نکالو انہوں نے ایسا کیا تو قطب ارشاد نے اپنا لعاب دہن دہن قاضی میں القا کیا تو قاضی صاحب پر تمام حالات ارضی حالات فلکی منکشف تھے پھر بدیع الدین قطب وحدت نے انہیں بیعت کیا اپنا خلیفہ بنایا بقیہ زندگی خدمت قطب ارشاد میں گذاری۔

اندھن آنکھیں

جس زمانے میں حضور قطب وحدت سورت میں قیام پذیر تھے خلقت خدا نے بھاری تعداد میں اکتساب فیض کیا سب مسلمان پر ابواب شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت منکشف ہوتے تھے۔ صبح، شام صرف ذکر خدا پر زور دیا جاتا تھا، نماز میں خضوع خشوع پیدا کرنا، جان نماز، توکل ایمان، خدا پر بھروسہ ایمان زندگی شیریں میں بنانا چاہیئے خطابات ہوتے تھے شیرینی خطاب ہوتے تھے شیرینی خطاب نے مردان خدا پر جادو کیا افراد سورت گرویدہ تھے رات دن ظہور کرامات، پختگی ایمان بنتی جاتی تھیں ارباب تاریخ نے تحریر فرمایا سورت میں ایک پیدائشی نابینا تھا اطبا نے علاج منع کیا تھا بے علاج تھا۔ جب نابینا نے شہرت قطب ارشاد سنی تو وارفتگی شوق میں بخدمت قطب وحدت آیا عرض کیا حضور کتنو نے بحر سخاوت میں غوطہ کھایا۔ دامنوں میں جواہرات بھرے کتنے غریب بادشاہ بنے کتنے مایوس، ناامید، نگاہ ولایت میں مقام پائے آج ایک نابینا باب شہنشاہ ولایت پر دامن پسارے ہاتھ پھیلائے بصورت منگتا حاضر حضور قطب ارشاد نے التجا سنی تو وضو کیا بچا پانی چشم نابینا میں ٹپکا دیا پھر کیا تھا برکتیں یکجا ہوئیں بہ نگاہ قطب ارشاد آنکھوں میں آفتاب چمکتے ہیں نابینا

صحتیابی پا گیا۔ سورت میں آپ نے کچھ دن قیام فرمایا پھر آپ نے قصد سفر کیا سب خلفا باوقار جمع تھے آپ نے فرمایا میں نے اپنا سفر سمت مدینہ متعین کیا اب میں وہیں اپنا آخری مقام بنانا چاہتا میری قبر دیار اقدس میں بنانا یہ منشائے قطب ارشاد تھی انہیں نہیں پتہ منشائے نبی کیا؟

حج

قطب ارشاد نے قصد سفر فرمایا سفر میں جن صعوبتوں نے پریشان کیا آپ نے انہیں قبول کیا گردش ایام حوادثات زمانہ نے انہیں کچھ بھی ضرر نہ پہنچایا۔ آفات، مشکلات خود بخود ختم تھیں آپ حجاز میں قدم رنجہ تھے کعبہ المعظمہ میں پہنچے طواف کیا مقام ابراہیمی پر نماز پڑھی وقوف عرفات کیا منی میں پہنچے پہاڑوں پر بھاگے ارکان حج پورے فرمائے پھر آپ نے مراقبہ کیا ندائے غیبی نے پکارا بدیع الدین مدینہ جاؤ حضور قطب وحدت سمت مدینہ چلے مدینہ منورہ میں نہایت انکساری، عاجزی، پر منحصر لمحات گذارے صلوۃ پڑھی تسلیمات بھیجے حضور نے فرمایا بدیع الدین تم ہندوستان میں جاؤ اتنا سننا تھا ہوش اسیر بے ہوشی بنے۔

آخری منزل

ہندوستان میں شہر قنوج میں پہنچنا جنوبی سمت پر ایک بیابان جنگل تمہارا منتظر جنگل میں ایک تالاب جو تمہارا مرقد میں نے تجویز کیا تھا۔ تمہارے پہنچنے پر تالاب یا عزیز عزیز پکارے تو سمجھ نا تم نے آخری مقام پالیا حضور قطب ارشاد نے جب زبان حق فیض ترجمان پر مچلتے یہ جملے سنے تو بے چینیاں بڑھ گئیں میں سمجھتا تھا میں نے آخری منزل دیار مدینہ مین بنائی لیکن نگاہ مصطفیٰ نے ایک

مقام تجویز کیا۔ آپ سمت وطن چلے قصبہ چنار میں داخلہ فرمایا

تمام باشندگان وطن مقام حیرت میں فنا تھے ویسے تو آپ ایسے عجائب الخلائق تھے جو بھی دیکھتا تھا صنم حیرت، تصویر حیرت بن جاتا تھا لیکن اہلیان چنار پر عجیب کیفیت تھی آپ خانقاہ والدین پر پہنچے فاتحہ پڑھا اکتساب فیض کیا تقریباً چودہ پندرہ مہینے قیام کیا نسل برادر عزیز میں تین فرزند[1] تھے۔ آپ نے انہیں اپنی فرزندگی میں لیا اپنے ساتھ لیا سمت نیشا پور سفر کیا۔

بت زمین میں دھنس گیا

جب قطب الارشاد نیشا پور میں پہنچے تو اطراف اربع میں کفر وشرک بدعت ضلالت قتل وغیرہ تھا۔ حضور قطب ارشاد نے جب تبلیغ دین مصطفیٰ فرمائی تو اہلیان نیشا پور نے غم وغصہ ظاہر کیا لیکن قطب ارشاد پر یہ غصہ موثر نہ تھا آپ متواتر تبلیغ میں مشغول تھے مقتدائے اہلیان کفر بولے قطب ارشاد نے یہاں قیام کیا تمام ہندو بھائی اتباع دین مصطفیٰ میں زندگی بسر کرنا اچھا سمجھ سکتے ہیں دیکھو کتنے باشندگا ن نیشا پور نے ایمان قبول کیا۔ مستقبل میں بھی کتنے اشخاص صاحب ایمان بن سکتے ہیں تمام افراد نیشا پور درویش پر قابو نہیں پا سکتے ہیں چلو اپنے شہر میں انہیں مستقل سکونت نہ کرنے دیں سب نے عرض کیا بابا یہ شہر میرا آبائی وطن میں یہاں سکونت پذیر تم مسلمان مہمان اپنا رویہ بدل نہیں سکتے۔ تو میرے شہر میں تمہارا قیام ممکن نہیں قطب ارشاد نے شہر نیشا پور چھوڑ دیا قریب جنگل میں قیام فرمایا بس تین دن بعد نیشا پور میں جشن بتاں منایا جانا تھا پوری تیاریاں غایت درجہ پر تھیں قطب ارشاد نیشا پور چھوڑ چکے تھے۔

[1] حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون حضرت خواجہ سید ابو تراب فصور حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور رضی الغفار عنہم

افراد نیشا پور نے مندر سجائی صاف صفائی پر پورا خیال پورا دھیان دیا جب میلہ آیا تو معزز ین شہر نے پہلے پہل تمام تمام پوجا پاٹ کیا پھر طبقہ ثانی نے پھر طبقہ ادنیٰ نے الغرض تمام افراد بھیڑ بھاڑ میں کھیل تماشہ میں مشغول تھے قطب ارشاد نے اپنے ایک خلیفہ پر یہ فرمان جاری کیا آج اچھا موقع دستیاب جاؤ بڑا بت مندر میں نصب دست بت میں یہ کانٹا چبھو دینا جب خلیفہ میلے میں پہنچے تو کافی بھیڑ بھاڑ جگہ جگہ مجمع تھا موقع غنیمت جانا چلتے چلتے بت تک پہنچے ایک کانٹا دست بت میں چھوڑ دیا پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے بت زمین میں دھنس گیا۔ کفار نہایت متحیر تھے آخر بت کیا؟ کیوں چھپ گیا بت زمین میں دھنس چکا تھا۔ سب تصویر حیرت بن چکے تھے ایک شخص نے بتایا میں نے دیکھا ایک مسلمان آیا تھا ہاتھ میں کانٹا تھا کانٹا چبھو دیا پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے بت زمین میں دھنس گیا سب نے یکبارگی شور مچایا تلاشو پکڑو بھاگنے نہ پائے۔ سب بھاگتے بھاگتے قرب قطب وحدت جمع تھے سب نے ماجرا بتایا تو قطب وحدت نے فرمایا یہ خدا کیسا جو خود نہیں بچ پایا تمہیں کیا بچا سکتا جو چل نہیں پاتا جو دیکھ نہیں پاتا جو سن نہیں پاتا جو بیٹھ نہیں پاتا جو کچھ نہیں جانتا تم نے ایسا خدا بنایا بتاؤ کیا یہ سچ؟

جس نے ایک کانٹا نہ برداشت کیا زمین میں دھنس گیا کیا یہ خدا؟ پھر وجود خدا پر بھاری اتنا فرمایا پھر آپ نے چہرہ مبارکہ پر پڑی نقابوں میں ایک نقاب پلٹی تمام کفار تاب نظارہ نہیں رکھتے تھے سب بے ہوش تھے جب آغوش ہوش میں پہنچے تو سب نے تشہد پڑھا پھر مسلمان بنے پھر تو تمام زندگی قرب قطب وحدت میں گذاری۔

ڈوبی کشتی نکالی

ایک بار حضرت سید بدیع الدین قطب ارشاد سمندری کنارے پر مشغول تسبیحات تھے ایک شخص روتا آیا عرض کیا حضور مجھے پریشانیوں نے گھیر لیا۔ قطب ارشاد نے پوچھا روتے کیوں اپنے حالات بتاؤ پریشان شخص بولا حضور میں نے بغرض تجارت اپنا اسباب تجارت ضروریات سفر لیا کشتی میں بیٹھا پھر سفر شروع کیا تھوڑی دیر بعد سمندر میں طوفان آیا کشتی ڈوبی میرا اسباب بہہ گیا اب کیا کریں۔ قطب ارشاد نے فرمایا تم قطعی نہ پریشانی میں اشک بہاؤ ایک چنگل خاک عنایت فرمائی فرمایا یہ خاک تم سمندر میں پھینک دینا پریشان شخص خاک ہاتھ میں دابے چلدیا کنارہ سمندر پر پہنچا خاک پانی میں پھینکی پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے ڈوبی کشتی تیری پریشان شخص خوش تھا آنسو خشک تھے تبسم جاری تھا حاضر خدمت تھا پھر تشہد پڑھا دامن دین مصطفیٰ میں پناہ گزیں بنا۔

شاہ اجنہ[1] داخل دین مصطفیٰ

حضور قطب ارشاد حضرت عیسیٰ علیہ لصلوۃ پر نازل شدہ بشمخ ہمیشہ وظیفہ میں رکھتے بذریعہ بشمخ آپ آسمانوں میں سیر کرتے تھے تخت قطب وحدت فضا میں پرواز کرتا تھا ایک بار آپ رونق تخت تھے تخت فضا میں پرواز کرتا جاتا تھا پرواز کرتے کرتے ایک ایسی جگہ پر پہنچا جہاں سامنے شاہ اجنہ اپنے ساتھیوں سمیت پرواز کرتا چلا آیا تھا دیکھا ایک انسان فرشتہ سیرت فرشتہ صورت تخت پر جلوہ افروز تھا ساتھیوں نے پوچھا بادشاہ سلامت آپ پر سکتہ کیوں؟ شاہ اجنہ بولا میں سمجھتا تھا یہاں سب کہیں یعنی فضاؤں میں آسمانوں میں میری حکومت

[1] عماد الملک

قائم لیکن دیکھو ایک انسان فرشتہ سیرت فرش پر متمکن فضا میں پرواز کرتا میرے غرور پر پتھر پھینکتا اب سمجھے یہ دوست خدا کیوں پرواز کرتا شاہ اجنہ گفتگو میں مشغول تھا جب حضور قطب ارشاد تخت پر رونق افروز شاہ اجنہ تک پہنچے تو شاہ اجنہ بولا شاہا چہ عجب شاہا کیا تعجب جو آپ مجھ فقیر پر بارش رحمت برسائیں تو قطب ارشاد نے فرمایا تحب الدنیا فتکونو من الخاسرین اتنا سننا تھا تو پھر شاہ اجنہ پر خوف نے پہرہ پٹھا دیا تو بولا حضور آپ ولایت میں بلند مقام پر فائز ہیں یہ کہتے کہتے پیروں پر پڑ گیا عرض کیا حضور میں دنیا میں ملوث تھا طلب دنیا نے مجھے برباد کیا اب دنیا بدلنا چاہتے ہیں حضور داخل دین مصطفیٰ فرمائیں حضور قطب ارشاد نے فرمایا خدائے تعالیٰ تمام معاملات پر غالب پھر کیا مایوسی۔ شاہ اجنہ نے عرض کیا حضور میں نے صرف گناہ کیا حضور قطب ارشاد نے فرمایا اب تم میرے دست پر دین مصطفیٰ میں پناہ گزیں بنو شاہ اجنہ نے دین مصطفیٰ قبول کیا تمام زندگی دربانی حیثیت میں گذاری آج تک منصب دربانی پر فائز ہیں۔

پانی ابل پڑا

جب ایران میں پہنچے آپ کابل شہر میں قیام پذیر تھے تمام مخلوق خدا اکتساب فیض میں جٹی تھی ہزاروں افراد نے تو حسن خلق پر گردنیں جھکا دیں سیکڑوں افراد نے معجزہ نما زندگی دیکھی پھر قبول دین مصطفیٰ کیا ہزاروں اشخاص نے تعصب جتایا دشمن بنے۔ ایک بار خلفا نے عرض کیا حضور پانی میسر نہیں کھانا پینا نہانا نہ دھونا غسل وضو سب بند اب کیا کریں قطب ارشاد نے فرمایا کنوئیں پر جانا پانی بھر لینا خلیفہ قطب ارشاد نے تعمیل میں کوتاہی نہ برتی فوراً کنوئیں پر پہنچے لیکن بالٹی وغیرہ نہیں تھی جو پانی بھرتے کنوئیں پر سب کفار تھے پہلے دیکھتے

دیکھتے گھن ظاہر کیا لیکن خلیفہ قطب ارشاد نے نہایت سنجیدگی پیار، نرمی بھرے جملوں میں بالٹی مانگی تو کفار نے غصہ میں منع کیا خلیفہ قطب ارشاد مایوسیاں سمیٹے قطب ارشاد چلے آتے آتے پورا ماجرا بیان کیا تو فردالافراد نے فرمایا جاؤ میرا پیغام سنانا کنوئیں تیرا پانی لخت جگر فاتح کربلا نے مانگا طلب کیا خلیفہ نے کنوئیں پر پیغام قطب وحدت سنایا تو پھر کیا تھا دیکھتے دیکھتے پانی ابل پڑا پانی بہتے بہتے قدموں پر پیشانی جھکا تا تھا خلیفہ نے پانی بھرلیا یہ کرامت دیکھی تو تمام ہندوؤں نے دین مصطفیٰ قبول کیا۔

سراج الدین جل کیوں نہ گیا

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب وحدت نے جب کالپی میں قیام فرمایا تو اطراف کالپی میں اکناف کالپی میں شہرہ تھا مخلوق خدا پر خوب خوب رحمت برساتے افراد دامن پھیلاتے تھے اکتساب فیض کرتے تھے پورا شہر کالپی مزین تھا آراستہ تھا پیراستہ تھا سجا تھا بارش انوار تھی دامنوں میں تمنائیں جاگ جاتی تھیں اندھے آنکھیں پاتے تھے، رہزن رہبری میں لطف پاتے تھے ذرہ آفتاب تھے تاریکیاں نور میں بٹ چکی تھیں۔

قادر شاہ بادشاہ نے شہرہ قطب ارشاد سنا تو قلب میں ایک ہیجان بپا تھا یا خدا یہ کون فرشتہ سیرت شخص جلوہ فرما جس نے نقشہ بدل دیا قلب میں تمنا جاگی ملاقات کرنا چاہتے تھے اکتساب فیض کرنا چاہتے پہلے شوق نے پکارا ملاقات میں مزہ پاؤ عقل نے پکارہ بغیر اجازت پیر چلے نہ جانا قادر شاہ بخدمت پیر یعنی بخدمت شیخ سراج الدین سوختہ آیا پوری کہانی سنائی حضور میں قلب مطمئنہ چاہتا میں بارگاہ قطب ارشاد میں جانا چاہتا آپ اجازت مرحمت فرمائیں شیخ سراج

الدین سوختہ نے منع کیا بیٹا اپنا پیر ''پیر ہوتا'' تم دامن غیر میں پناہ گزیں ہونا کیوں چاہتے مت جانا لیکن بادشاہ قادرشاہ پر کچھ بھی اثر نہ تھا وارفتگی شوق میں چلا بھری دوپہر تھی بادشاہ اجنہ دربانی میں مشغول تھا وقت ملاقات نہیں تھا بادشاہ قادرشاہ نے اظہار تمنائے ملاقات اپنے لفظوں میں بیان کیا تو دربان نے فرمایا بادشاہ یہ وقت ملاقات نہیں۔

حضور محترم مستغرق یاد رب ہیں تم پھر آنا ملاقات کرنا لیکن بادشاہ تو بادشاہ تھا ضدی تھا بربنائے ضد کوشاں تھا دیوار پر چڑھے پھر دیکھے لیکن دیوار بالائے انتہائے قد انسان تھی تو بادشاہ فرس پر چڑھا پھر دیکھنا چاہتا پھر دیوار بلند تھی بادشاہ نے ہاتھی منگایا لیکن ہر دیوار پھر بلندی پر پہونچی بادشاہ طیش میں، غضب میں، غصہ میں آیا بولا فردا الافراد میرا شہر چھوڑ دو کہیں بھی جاؤ آپ نے صبر کیا دریائے جمنا پار کیا ایک کنارہ پر قیام کیا قادرشاہ پر عتاب قطب وحدت برسا پورے جسم پر آبلے پھوٹ پڑے سوزش نے بے چین کیا گھبرایا گھبرایا پریشان بخدمت پیر آیا۔

پورا واقعہ بیان کیا سراج الدین سوختہ نے اپنا پیرہن پہنا دیا قادرشاہ نے تو صحت یابی پائی لیکن سراج الدین پر قہر برسا قطب ارشاد نے فرمایا سراج الدین چرا نہ سوختی سراج الدین جل کیوں نہ گیا اتنا فرمانا تھا سراج الدین جل گیا نو دن تک جلا تڑپا پھر مریدوں پر اظہار وصیت کیا۔ دیکھو جب میں آغوش موت میں پہنچ جاؤں تو مجھے غسل مت دینا بغیر غسل دفن کرنا مریدین نے سوچا عجیب وصیت فرمائی۔ چنانچہ جب قادرشاہ پر موت نے کمند بچھایا تو مریدین بمطابق وصیت مجبور تھے وصیت خلاف شریعت تھی مرید نہیں جانتے تھے پیر پر کیا گذری چنانچہ سب نے مشورہ کیا چھنگنیا پر پانی بہایا جائے تب پتہ چل سکتا

آخر مرشد محترم نے خلاف شریعت وصیت کیوں فرمائی چنانچہ انگشت شیخ سراج الدین سوختہ پر پانی بہایا گیا چھنگنیا بہہ چلی سبب وصیت منکشف تھا بغیر غسل دفن کیا یہ تھا عتاب سید بدیع الدین قطب ارشاد حلبی۔

مکن پور

حضور قطب وحدت بوصیت نبوی سمت مکن پور چلے مکن پور پہلے ایک غیر آباد جگہ تھی جنگل تھا بیابان تھا لیکن خدا جانے کون صفت جلوہ نما تھی جو حضور رحمت تامہ نے وصیت مرقد بتائی۔ آپ نے قنوج میں قیام فرمایا یہاں بھی بکثرت خلق رجوعات تھی کچھ ایام بعد آپ جنوبی سمت پر واقع جنگل میں قدم رنجہ تھے۔ بہت پہلے نبی برحق نے فرمایا تھا بدیع الدین جنگل میں ایک بہت بڑا تالاب رب نے واقع کیا جب تم پہنچنا تو دیکھنا تالاب یا عزیز عزیز پکارتا خشکی میں لپٹنا فطرت بن سکتی چنانچہ جب قطب وحدت نے قدوم مبارکہ جمائے تو تالاب نے یا عزیز پکارا پھر دیکھتے دیکھتے تالاب خشک تھا خلفا نے تالاب میں ایک حجرہ تعمیر کیا۔ ہجری نو سینکڑا میں بیاسی باقی تھے قطب ارشاد اپنے حجرہ میں مشغول عبادت تھے پورا جنگل خوشنما بن گیا رونقیں اتریں انوار برسے ہفتے گذرے۔

ایسن ندی

ایک دن ایک خلیفہ نے عرض کیا حضور پانی نہیں ملتا سبھی خلفا پریشان ہیں نہ غسل نہ وضو، نہ کھانا نہ پینا اب کیا کریں کہیں بھی چشمہ موجود نہیں حضور قطب وحدت نے ایک خلیفہ حضرت یٰسین پر فرمان جاری کیا یہ میرا اینٹ پکڑ

بذریعہ بیت زمین پر خط کھینچتا چشمہ پھوٹے پانی بھرنا آپ چلے جنگل میں پہنچے بیت زمین پر کھینچا تھا فضل خدا چشمہ پھوٹ پڑا حضرت یسین شاہ بہت خوش تھے چشمہ دیکھتے دیکھتے شکل ندی میں بدلی پہلے یہ یسین ندی تھی پھر کثرت استعمال نے ایسن ندی بنا دیا آج بھی جو خصوصیات ندی میں پائی جاتی ہیں کہیں دیکھنے میں نہیں آتی ہیں یہ پانی شفا بن گیا تمام امراض میں جذام، برص، قبض، اختلاج، قلب، آشوب چشم، سن بہری وغیرہ امراض میں استعمال کیا جاتا ہے۔ بموقعہ میلہ بسنت پنچمی بموقعہ سترہویں شریف ہزاروں ہزار اشخاص پانی بھر لیتے ہیں اپنے اپنے مکانوں میں پانی پہنچاتے ہیں علاج کرتے ہیں آج بھی فیضان ایسن جاری نام ندی ''ایسن ندی'' نام حضرت یسین شاہ پر پڑ گیا۔

موتیں بھاگیں

شہر قنوج جو اپنی مثال آپ تھا آج بھی موجود جس زمانہ میں حضور قطب ارشاد مکن پور میں قیام پذیر تھے انہیں ایام میں شہر قنوج میں دن میں بارہ بارہ اشخاص لذت موت چکھتے تھے انسان لاشیں اٹھاتے اٹھاتے تھک جاتے تھے روز مرتے گویا نزول بلا میں قنوج تباہ تھا تمام ممکن کوششیں فیل تھیں لیکن موت نہیں باز آتی تھی روز اچکتی تھی بٹورتی تھی باشندگان شہر شہر چھوڑنا چاہتے تھے لیکن انہیں پتہ چلا کچھ بعید میں ایک دوست خدا نے جنگل میں منگل کیا چلو اپنی التجائیں بیان کریں سب جنگل میں قریب فقیر جمع تھے اپنی داستانیں بیان کرتے تھے حضور روز بروز موتیں بڑھتی جارہی ہیں سب پریشان ہیں آخر یہ کیسے نبھایا جائے برداشت کیا جائے اب لاشیں نہیں اٹھتی ہیں آخر کیا کیا جائے چہار طرف

خوف دہشت نے گھیر لیا حضور نگاہ ولایت اٹھائیں مصیبتوں میں راحت پیدا
کریں۔ حضور قطب وحدت نے فرمایا اچھا دن میں بارہ بارہ افراد مرتے ہیں
عرض کیا جی حضور فرمایا جاؤ موت نہیں جکڑ سکتی لیکن تم سب مسلمان بن جاؤ عرض
کیا چالیس روز تک موت نے نہیں چھپکا نہیں اچکا تو سب کفاران قنوج پر تشہد
پڑھنا لازم ورنہ نہیں حضور قطب وحدت نے فرمایا جاؤ چالیس روز تک موت نہیں
چھیک سکتی کفاران قنوج سمت قنوج چلے حضور قطب وحدت نے فرمایا قاضی
شہاب الدین قنوج جاؤ آفات ناگہانی پر کمند بچھاؤ موت تھا مو قاضی شہاب
الدین نے رخت سفر کیا قنوج پہنچے حضوری رب میں سجدہ ریز تھے ملتجی تھے بار خدا
میں بغرض تبلیغ دین مصطفیٰ آیا میری التجا سن چالیس روز تک باشندگان قنوج پر
مصیبتیں بشکل موت نہ نازل فرما اتنا عرض کرنا تھا اچانک ایک آتشی غبارہ آیا
قاضی شہاب نے نگل لیا موت شکم قاضی صاحب میں تھی چالیس روز تک موت
نہیں چھپکتی جب انتالیسواں دن تھا موت سیکڑوں میل پیچھے تھی باشندگان قنوج
بڑی جگہ پر جمع تھے سبھی مشورے میں مشغول تھے سوچ بچار میں مشغول تھے ایک
بولا موت تو یقیناً اب نہیں پکڑ سکتی افسوس دین نبی پر چلنا مجبوری بن سکتا سب
نے ایک ساتھ مشورہ کیا چلو فلاں فلاں شخص بوڑھا پڑا گردن دبائیں خندق موت
میں جھونک دیں سب نے یکبارگی مشورہ کیا چلو لیکن ایک بوڑھا شخص ہوشمند تھا
دانشمند تھا بولا بے وقوفوں جو انتالیس دن تک موت پر قابو پالے کیا بتاؤ بغیر بدیع
الدین قطب ارشاد موت پکڑ سکتی اب جب تم ایسا کرنے چلے تو یہ بھی ممکن لاشوں
پر لاشیں موتوں پر موت انبوہ حادثات شہر قنوج مرکز بلیات محیط مصائب نہ بن
جائے ایسا قدم نہ اٹھانا جو دشواری جھیلنا پڑے سب نے مشورہ پر اتفاق کیا

چالیسواں دن جب آیا تو پھر موت نہیں تھی، تو سب نے بارگاہ قطب الاقطاب میں معذرت چاہی سب نے ایمان قبول کیا۔

ابراہیم شرقی بارگاہ میں ملتجی

حضور قطب ارشاد جس زمانے میں مکن پور شریف میں قیام پذیر تھے تمام مخلوقات خدا اکتساب فیض کرتی تھی چار اطراف میں نور ایمانی بکھرا تھا انہیں ایام میں قاصد بادشاہ جونپور آیا بخدمت حضور قطب الاقطاب عرض کیا حضور بادشاہ جونبور ابراہیم شرقی مکن پور میں آنا چاہتے ہیں آپ اجازت عنایت فرمائیں۔ حضور قطب ارشاد نے فرمایا تم وہیں معاملات سلطنت نبھاؤ خود جونپور میں آتا قاصد چلا گیا تو قطب ارشاد نے رخت سفر کیا جب آپ لکھنؤ میں پہنچے تو پورا شہر لکھنؤ خوشی میں مست تھا۔

جائے نماز بھیجی

تمام اشخاص لکھنؤ اپنی التجائیں تمنائیں بارگاہ قطب ارشاد میں عرض کرتے تو قطب ارشاد فرماتے تمہارے شہر میں ایک بزرگ جلوہ افروز ہیں ''شاہ مینا'' بارگاہ شاہ مینا میں جاؤ انہیں اپنا مثردہ سناؤ آپ نے قاضی شہاب الدین پر تعمیل نامہ نافذ کیا یہ میری جائے نماز پکڑو جاؤ شاہ مینا لکھنوی پر میرے ابواب عنایت منکشف کرنا جائے نماز دینا بتانا تم بفیضان بدیع الدین شہر لکھنؤ میں قطب منتخب یہ جائے نماز عنایت کرنا۔ شہاب الدین نے لکھنؤ میں داخلہ فرمایا تو شاہ مینا کھیل میں مشغول تھے شہاب الدین نے جائے نماز عنایت فرمائی بتایا تم بفیضان سید بدیع الدین قطب ارشاد شہر میں قطب منتخب سند اًیہ

جائے نماز عنایت فرمائی شاہ مینا لکھنوی نے کھیل چھوڑا با ادب جائے نماز ہاتھ میں پکڑی بوسہ دیا پیشانی پر لگایا بوسیلہ جاء نماز بدیع الدین حق خلقت میں التجا گذارتے یا خدا جس نے جائے نماز عنایت فرمائی میں بصدقہ صاحب جائے نماز التجا کرتا خلقت پر اپنی چادر رحمت پھیلا باشندگان لکھنؤ پر لطف فرما عنایت فرما قطب ارشاد نے قطبیت عنایت فرمائی پھر آپ سمت جونپور چلے جونپور میں بادشاہ ابراہیم شرقی پر تمام وزراء پر حاشیہ نشینوں پر عمائدین شہر پر مفلسوں پر ناداروں پر یتیموں پر بے روزگاروں پر بیواؤں پر پریشانوں پر خوب خوب سحاب فیض برسایا ابواب عنایت منکشف فرمایا۔ مہینوں آپ نے قیام فرمایا پھر آپ سمت مکن پور شریف چلے۔

نکاح ارغون

بعد جونپور آپ مکن پور شریف میں قیام فرما تھے انہیں ایام میں ایک دن حضرت سید جمال الدین جانمن جنتی نے بارگاہ قطب وحدت میں عرض کیا حضور تمام خلفا چاہتے ہیں نکاح حضرت ارغون کیا جائے پھر خاندان نبوت مکن پور میں وجود پائے تمہاری نسل چلے سیدنا سید قطب وحدت نے یہ سنا تو بخوشی فرمایا مجھے یہ منظور! لیکن ارغون کیا کہتے ہیں یہ خبر مجھے پہنچاؤ ایک خلیفہ نے عرض کیا لخت جگر قطب وحدت تمام خلفا چاہتے ہیں تمہارا نکاح کیا جائے تم صاحب نسل بنو خدا تمہیں فرزندان ارجمندان عنایت فرمائے نسل حضور نبی برحق چلے حضور خواجہ سید ارغون نے منع کیا جب نکاح میرے آقا نے نہ فرمایا تو میری کیا ہمت جو میں نکاح اپناؤں مجھے مجرد بننا پھر تبلیغ میں زندگی بسر کرنا پسند قطب الاقطاب نے جب یہ خبر سنی تو بلایا پھر فرمایا ارغون تمہارا نکاح میری مرضی میں

تیرا نکاح کرنا چاہتا تمہارا انہیں تمہارے بھائیوں پر بھی چادر نکاح پھیلانا چاہتا۔ فرمایا جمال الدین جانمن جنتی ایک خوبصورت باعصمت باحیا عفیفہ، سیدہ، دختر تلاشو۔ ہفتہ بھر بعد جمال الدین جانمن جنتی نے عرض کیا حضور جتھرا ضلع جھانسی میں خاندان سادات میں ایک گھرانہ پایا جاتا خاندان سادات میں دختر نیک اختر، عفیفہ، سیدہ جنت النسا ہیں سب خلفا چاہتے ہیں انہیں پیغام نکاح دیا جائے حضور قطب ارشاد نے فرمایا ''خیر مقدم''، ''بہتر'' جاؤ پیغام نکاح پہنچاؤ سید جمال الدین جانمن جنتی نے پیغام نکاح دیا تو سید جتھراوی نے قبول کیا پھر بتاریخ ایک ربیع النور شریف نکاح منعقد کیا گیا حضور قطب ارشاد نے دونوں پردست شفقت پھیرا اس کے بعد دونوں بھائیوں نے بھی نکاح کیا خواجہ سید ابو تراب فنصور، خواجہ سید ابوالحسن طیفور۔

کپڑے پہنے

حضور قطب الاقطاب نے مکن پور شریف میں داخلہ فرمایا تو ازیں قبل یہاں ایک برہنہ بی بی بہور، مجذوبہ تھیں جنہوں نے کبھی کپڑے نہ پہنے تھے ہمیشہ برہنہ رہنا پسند کرتی تھیں جب افراد اطراف کہتے تھے کپڑے آپ کیوں نہیں پہنتی ہیں تو آپ فرماتی ہیں یہاں انسان نہیں ہیں پھر کپڑے کیوں پہنوں لیکن جب قطب ارشاد نے مکن پور شریف میں داخلہ فرمایا تو مجذوبہ بی بی بہور نے کپڑے پہنے تو افراد اکناف، اشخاص اطراف نے پوچھا بی بی صاحبہ اب آپ نے کپڑے کیوں پہنے فرمایا اب یہاں انسان آیا۔ حضور قطب ارشاد نے جب مکن پور شریف میں داخلہ فرمایا تو قرب مکن پور شریف ایک دیہات دیوہا میں مجذوبہ بی بی بہور چلی گئیں دیوہا میں مزار پر انوار مرجع خلائق بنی۔

وفات شریف

حضور قطب ارشاد نے تاریخی مقام مکن پور شریف میں بیس برس بقید حیات قیام فرمایا۔ تاریخی نام ''خیر آباد'' منتخب فرمایا سیکڑوں کرامات ظہور پذیر ہوئیں یہ کچھ کرامات تھوڑی نہیں بارہ بارہ برس تک سانس نہ لینا کھانہ نہ کھانا، پانی نہ پینا، لباس نہ بدلنا وغیرہ وغیرہ۔ یعرفان نبی برحق آپ اپنی آخری منزل پر تھے بتاریخ ۶ جمادی البدیع آپ نے تمام خلفا پر فرمان جاری کیا میرے عزیزوں میں مقصد حیات میں کامیابی پاچکا میرا مقصد حیات پورا مقام پا گیا۔ تم سب آپس میں اتحاد کرنا اتفاق کرنا میرے بعد جو بھی مشکلات تمہارا سامنا پکڑیں تو بجائے میرے میرے تینوں بیٹوں پر اپنا راز منکشف کرنا عرضی پیش کرنا، تمنائیں پانا، نمازیں پڑھنا، عبادت کرنا، تقویٰ پرہیز گاری کو شعار بنانا خدا تمہیں مقام مرتبہ عنایت فرمائے۔ تمام پند نصائح فرمائے فرمایا میرے جانشین ارغون ہیں انہیں اپنے بعد چھوڑے جاتا تم انہیں اپنا و برائے غسل پانی بھرنا مجھے غسل مردان غیب کرانے پر من جانب الغفار متعین ہیں میری نماز جنازہ سلامتی جونپوری پر پڑھانا لازم جونپور میں ہیں جب آئیں نماز پڑھائیں تم سب تب پڑھنا تمام خلفاء ایک ایک حجرے میں بلائے پھر سب پر جدا جدا فیضان جاری کیا سب فیضان نسبت قطب الارشاد نہ اترا ے آپ نے خلفا عظام پر یہ فرمان نافذ کیا میرے جتنے بھی چلہ جات ہیں خانقاہیں ہیں تکیے ہیں سب پر تمہیں متمکن ہونا خلفا میں مختلف مقامات تقسیم فرمائے لیکن اپنے معنوی فرزند (یعنی حضرت خواجہ سید ارغون حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور، حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور) میں ایک بھی باہر نہ جائے اپنا قائم مقام قرار دیا۔ حضرت جمال الدین جانمن جنتی جتی نگر میں سلامتی مانک پور میں حضرت میر رکن الدین حسن

عرب گوجے پور میں حضرت میر شمس الدین حسن عرب گوجے پور میں حضرت خیر الدین مکن پور میں تمام خلفا پر مختلف مقامات منکشف فرمائے پھر جب ۱۶/ جمادی البدیع نے قدم جمائے تو قطب ارشاد نے حجرہ بند کیا پھر دروازہ نہ منکشف کیا تمام خلفا نے کوششیں کیں لیکن دروازہ منکشف نہ ہو پایا پورا دن تلاوت قرآن عظیم نے عجیب وغریب انداز نے متاثر کیا۔ ازیں قبل ایسی قرأت کبھی نہیں سنی تھی خلفا پر محویت نے کمند بچھایا تھا سب غرقاب حیرت یا خدا یہ قاری انسان؟ یا فرشتہ پورا دن پوری رات بس یہی مشغلہ آوازیں آتی تھیں جسے سنتے سنتے خلفا بے ہوش ہو جاتے تھے وقت فجر نے ماتم کیا آواز آتی تھی الموت جسرٌ یوصل الحبیب قطب ارشاد نے دنیا فانی پر نقاب پہنائی آغوش موت نے استقبال کیا یعنی قطب وحدت نے انتقال کیا خلفا نے چاہا دروازہ کھولیں دروازہ نہیں کھلتا پریشان سب بیٹھے تھے دیکھتے کیا ہیں سلامتی جونپوری چلے آتے ہیں جو دروازہ طاقت خلفا نہ منکشف کر پائی اب دروازہ خود بہ خود منکشف تھا سلامتی نے نماز جنازہ پڑھائی سب پڑھی پھر حجرہ مقدسہ میں دفنایا گیا یہ سانحہ عظیم ہجری نو سیکڑا میں بانسٹھ باقی تھے بروز جمعہ بوقت فجر ساکن بہشت بنے۔

ملفوظات

☆ فرمایا جو چاہئے چھوٹ جائے جو چاہئے جڑ جائے جو سنت نبویہ پر نہیں گامزن ہرگز میرا نہیں۔

☆ سچے مومن اطاعت شیطان نہیں کرتے۔

☆ فرمایا ایمان نام قول نام تعمیل بغیر مطابقت قول بغیر تعمیل قرب حق تعالیٰ قبولیت نہیں۔

☆ بغیر موافقت سنت قرب حق تعالیٰ میں قبولیت نہیں۔

☆ فرمایا توبہ کرنا پھر توبہ پر قائم رہنا چاہئے شان توبہ کرنے میں نہیں، توبہ پر قائم رہنے میں۔

☆فرمایا بنیاد نیکی توحید پر اخلاص پر قائم بذریعہ توحید بذریعہ اخلاص اپنی بنیاد نیکی مضبوط کیجئے۔

☆فرمایا انسان میں ایک قلب پھر قلب میں حب دنیا قلب میں حب آخرت دونوں کیسے ممکن؟

☆فرمایا تمہاری نیکیاں تمہاری مظاہرہ عقائد ہیں۔

☆تمہارا ظاہر تمہاری علامت باطن۔

☆لائق امید قابل خوف صرف خدا خوف خدا ہمیشہ اپنا ناذات خدا پر بھروسہ کرنا۔

☆فرمایا آپ اپنے تمام معاملات میں بحضور علیہ التحیات علیہ التسلیمات قائم رہیں مطیع رہیں۔

☆فرمایا جب قلب مہذب بن جائے تو اعضاء بھی مہذب بن جاتے ہیں۔

☆فرمایا صوفی اپنی پسندیدہ چیزیں چھوڑ دیتا بجز خدا پھر کہیں بھی سکون نہیں پاتا۔

☆فرمایا قلندر متصف صفات خدا ہوتا۔

☆دریافت کیا گیا انسان، بزرگ یا کعبہ فرمایا انسان، انسان پر پرتو ذات، کعبہ پر پرتو صفات۔

☆ قاضی قلہ شیر نے پوچھا نماز شریعت میں نماز طریقت میں کیا فرق فرمایا نماز شریعت قلب میں دنیاوی خیالات آئیں تو نماز بلا کراہت ہوتی لیکن نماز طریقت میں بال برابر بھی خیال جمع ہو جائیں تو مشرک بن جاتا۔

منقوط غیر منقوط

مدار المہام غیر منقوط کے بعد ''قطب وحدت'' منقوط آپ کے ہاتھوں میں ہے جو رئیس القلم حضرت مولانا حافظ سید ازبر علی مداری کے قلم کے دو عجوبے ہیں بغیر دھاگہ کے موتی پروہے نہیں جاسکے۔ اگر کوئی پروہ دے تو واقعی کمال کردیا اس نے ٹھیک اسی طرح الفاظ موتی ہوتے ہیں باربط الفاظ دھاگہ اب بغیر دھاگہ کے موتی پروہنے کا کام مدار المہام، قطب وحدت شاہد ہیں۔ میری رائے کے مطابق صنعت منقوط پر پہلی کتاب قطب وحدت ہے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بوسیلہ قطب وحدت دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بھی بین المسلمین شہرت عطا فرما سلسلہ مدار کے مخالفین کے بذریعہ قلم بذریعہ زبان بذریعہ علم بذریعہ تبلیغ مغلوب فرما ہر جگہ مداریت کا شہرہ فرما۔

آمین بجاہ سید المرسلین

ابوالحنفی سید منصور مبارک مداری

اعلان
رئیس القلم حضرت مولانا
حافظ سید ازبر علی مداری
کا تیسرا قلمی شاہکار
سلسلہ مداریہ
جلد منظر عام پر آرہی ہے
دعاؤں کے ساتھ انتظار فرمائیں۔
المعلن
ضمیر ساؤنڈ، لائٹ، ٹینٹ، جنرل اسٹور مکن پور شریف
AL-MADAR OFFSET KANPUR (M) 9616584408